عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۶ | ۱۹ تا ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ مئی ۲۰۱۷ء | شمارہ: ۱۹

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا مقام

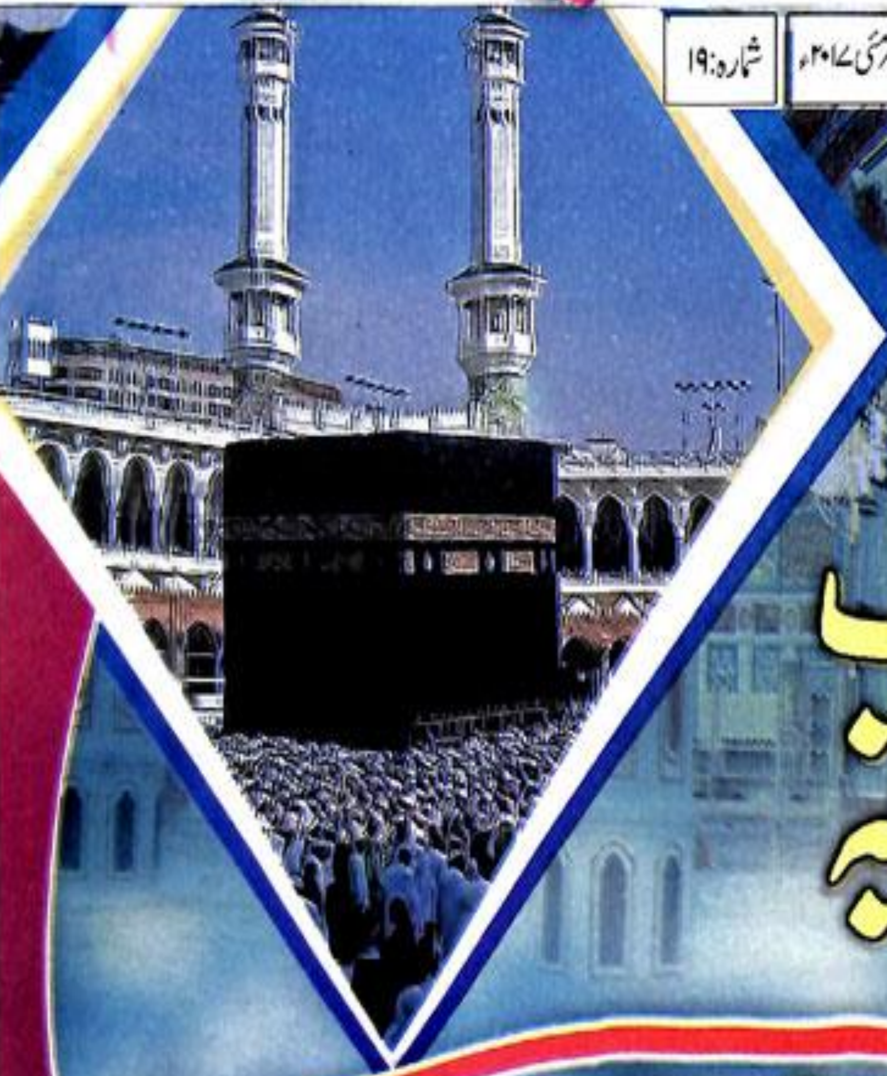

عمرہ کا اجر و ثواب اور طریقہ

سودی نظام کا شکنجہ اور عذر لنگ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: editorkn@yahoo.com

قسم توڑنے کا کفارہ

س:......قسم توڑنے کا کفارہ کیا ہوتا ہے؟

ج:......قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلایا جائے یا سوٹ دیے جائیں اور اگر کسی میں اتنی گنجائش نہ ہو تو وہ مسلسل تین دن روزے رکھے۔

"وهي احد ثلاثة اشياء ان قدر عتق رقبة يجزى فيها مايجزى في الظهار او كسوة عشرة مساكين لكل واحد ثوب فمازاد وأدناه مايجوز فيه الصلوٰة اواطعامهم والا طعام فيها كالا طعام في كفارة الظهار ...فان لم يقدر على احد هذه الاشياء الثلاثة صام ثلاثة ايام متشابهات۔" (عالمگیری ص:۶۱، ج:۲)

مصافحہ کرنے کا سنت طریقہ

س:......سلام کرنے کے بعد جو مصافحہ کرتے ہیں وہ ایک ہاتھ سے کرتے ہیں یا دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہئے، زیادہ تر لوگ ایک ہاتھ ملاتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ سنت طریقہ کیا ہے؟

ج:......مصافحہ کرنا سنت ہے اور یہ دونوں ہاتھوں سے کیا جاتا ہے، ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا سنت طریقہ نہیں ہے۔ مصافحہ کس طرح کرنا ہے، امام بخاریؒ نے اپنی کتاب جامع صحیح البخاری میں اس عنوان سے ایک باب قائم کیا ہے: "باب الاخذ باليدين" اس میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مصافحہ کے انداز اور طریقہ کو بیان کیا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا مسنون ہے۔

"حدثنا ابو نعيم قال حدثنا سيف بن سليمان قال سمعت مجاهدا يقول حدثني عبدالله بن سخبرة ابو معمر قال سمعت ابن مسعود يقول علمني النبي صلى الله عليه وسلم وكفي بين كفيه التشهد....الخ۔" (صحیح البخاری ص:۹۲۶، ج:۲)

خواتین کا چہرے اور بازوؤں کے بال صاف کرنا

س:......اگر عورت کے چہرے اور بازوؤں اور پاؤں پر بال ہوں تو کیا وہ ان کو کسی طرح کریم یا کسی دوسری چیز سے صاف کرسکتی ہے، کیا شرعاً اجازت ہے؟ جبکہ شوہر کی خوشی کے لئے وہ ایسا کرے؟

ج:......عورت کے لئے چہرے اور بازوؤں وغیرہ کے اضافی بال صاف کرنا شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ مقصود فیشن اور نامحرموں کو دکھلانا نہ ہو۔

"لعله محمول على ما اذا فعلته لتتزين للاجانب والافلو كان في وجهها شعر ينفر زوجها عنها بسببه ففي تحريم ازالته بعد لان الزينة للنساء مطلوبة للتحسين۔" (شامی ص:۳۷۳، ج:۶)

واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۶ ۱۹تا۲۵رشعبان المعظم ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۶تا۲۲رمئی ۲۰۱۷ء شمارہ:۱۹

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیراعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

دور جدید کی مظلوم ترین صنف!	۵	اداریہ	
عمرہ کا اجر وثواب اور طریقہ	۷	مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ	
زر وجواہر سے بہتر خزانہ (۲)	۱۱	مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ	
مولانا سید محمود اسعد مدنی کا خطاب	۱۳	ادارہ	
سودی نظام کا شکنجہ اور ''عذر لنگ''	۱۵	مولانا زاہد الراشدی	
مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا مقام	۱۷	علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ	
دعوتی کام تحفظ وبقا کا ضامن	۱۹	مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی	
دعوتی وتبلیغی اسفار	۲۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	
مولانا عبدالواحدؒ، کوئٹہ	۲۴	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	
مرزا قادیانی کا تعارف وکردار (۳۴)	۲۵	حافظ عبیداللہ	

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35.Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

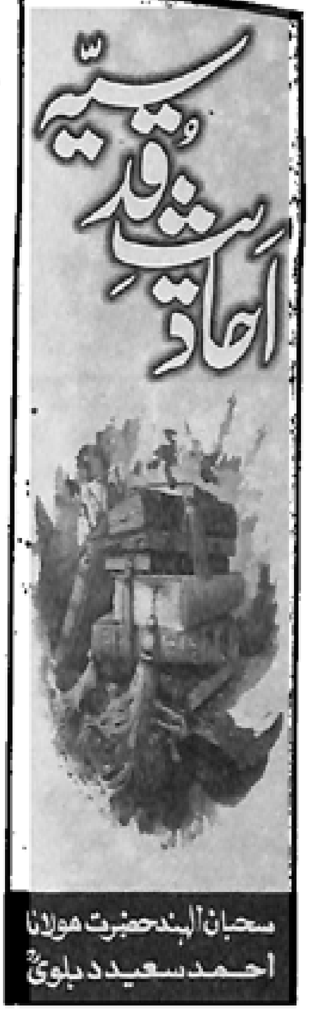

بیمار کی عیادت اور مصائب پر صبر

حدیث قدسی ۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! اگر تو ابتدا کسی صدمہ کے وقت صبر کرلے اور ثواب کی امید رکھے تو میں تجھ کو اس کے بدلے میں جنت ہی دے کر خوش ہوں گا۔ (ابن ماجہ)

یعنی کسی مصیبت کا پہلے پہل حملہ ہو اور اس کو برداشت کرلے ورنہ رونے اور جزع فزع کرنے کے بعد تو صبر آ ہی جاتا ہے۔ خوش ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں تب ہی خوش ہوں گا، جب تجھ کو جنت میں داخل کردوں گا۔

حدیث قدسی ۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کی دو پیاری چیزیں لے کر اس کو امتحان میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو ان دونوں پیاری چیزوں کے بدلے میں اس کو جنت عطا کرتا ہوں۔ (بخاری، ترمذی)

پیاری چیزوں سے مراد آنکھیں ہیں۔

حدیث قدسی ۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جب کسی بندے کی دو بہترین اور شریف چیزیں دنیا میں لے لیتا ہوں تو اس کا بدلہ میرے پاس سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے۔ (ترمذی)

حدیث قدسی ۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں ہے جب کسی بندے کو اس کی دو پیاری چیزیں لے کر امتحان میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ میری اس بھیجی ہوئی مصیبت پر صبر کرتا ہے تو اس کے بدلے میں جنت سے کوئی کم چیز دے کر میں خوش نہیں ہوتا بلکہ جنت ہی دے کر راضی ہوتا ہوں۔ (ترمذی)

حدیث قدسی ۵: حضرت عرباض بن ساریہ رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ جب میں اپنے بندہ کی دو پیاری چیزیں سلب کرلیتا ہوں، حالانکہ وہ ان دونوں چیزوں کا بہت محتاج ہوتا ہے اور ان پر بخیل ہوتا ہے اور پھر بھی میری حمد بیان کرتا ہے تو جب تک میں اس کو جنت میں داخل نہ کردوں راضی نہیں ہوتا۔ (ابن حبان)

جواب اذان کے حوالے سے ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

س:..... اردو محاورے میں (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) کا استعمال اپنی ناگواری کے اظہار کے لئے یا شیطان کو بھگانے کے لئے ہوتا ہے، جبکہ اذان کے کلمات "حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح" کے جوابات دینے کے لئے اسی جملے کی تعلیم دی جاتی ہے، اس سے ایک غلط تاثر پیدا ہوتا ہے کہ موذن تو نماز اور کامیابی کی طرف بلا رہا ہے اور جواب دینے والا اس پر اپنی ناگواری کا اظہار کررہا ہے جو کہ سو فیصد غلط ہے۔ اس غلطی کے ازالے کے لئے علماء کرام کیا وضاحت فرماتے ہیں؟

ج:..... اردو ادب ولغت میں یقیناً یہ ان ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے، لیکن عربی ادب میں اس کا استعمال اس موقع پر بالکل مختلف ہے اس پورے کلمے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنے کی ہمت اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری پر پڑنے کی قوت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ہی وابستہ ہے جو بہت ہی بلند تر اور نہایت عظیم ہے جب موذن نماز اور کامیابی کی طرف آنے کی دعوت دے رہا ہوتا ہے تو جواب دینے والا اس کلمے کے ذریعے سے نہ صرف اپنے عجز کا اظہار کرتا ہے بلکہ اس کلمے کے ذریعہ سے موذن کے کہے ہوئے کلمات کی دعوت کی عملی توفیق اللہ تعالیٰ سے اس کی قدرت کا اقرار کرتے ہوئے مانگتا ہے اور اس موقع کے لئے اس سے بہتر کوئی اور جواب ہو بھی نہیں سکتا، لہٰذا ان ہی کلمات کے کہنے کی ترغیب، تعلیم اور دعوت دی گئی ہے۔

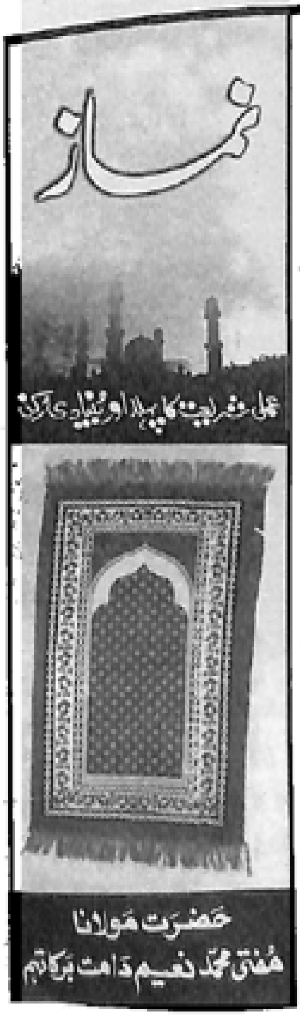

اداریہ

دورِ جدید کی مظلوم ترین صنف!

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ نے جنوری ۱۹۸۰ء میں ''ایک مظلوم لڑکی'' کے خط کے جواب میں والدین کی اپنی بچیوں کے بروقت عقد کی طرف توجہ مبذول کرائی تھی۔ ہمارے معاشرہ میں آج بھی اس سلگتے ہوئے موضوع کی صورت حال جوں کی توں ہے۔ حضرت شہیدؒ کی یہ تحریر قند مکرر کے طور پر پیش خدمت ہے۔(ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

دورِ جدید کے ترقی یافتہ انسان کو بعض لوگ انسانی تاریخ کا سب سے زیادہ خوش قسمت انسان سمجھتے ہیں لیکن ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ آج کی نئی دنیا میں نئی تہذیب، نئی تعلیم، نئی معاشرت اور نئی ایجادات کی بدولت انسان جس قدر مظلوم ہے شاید تاریخ کے کسی دور میں نہیں رہا ہوگا اور آج وہ (سب کچھ موجود ہونے کے باوجود) جس طرح خود اپنے ہاتھ سے روشن کیے ہوئے الاؤ میں جل رہا ہے، شاید اس سے پہلے کسی نے اس حماقت کا کبھی تجربہ نہیں کیا ہوگا۔

دورِ جدید کا انسان نہیں جانتا کہ راحت وسکون کس چیز کا نام ہے؟ دل کا قرار، روح کی شادمانی، آنکھوں کی ٹھنڈک اور جمعیت قلب کسے کہتے ہیں؟ وہ شاندار بنگلے بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس سے سکون قلب ملے گا، عمدہ سے عمدہ فرنیچر اور پُرتکلف ساز وسامان سے گھر کو سجاتا ہے۔ سوچتا ہے کہ یہ چیزیں راحت پہنچائیں گے۔ بہترین فرش وفروش ہے، شاندار گاڑیاں ہیں، نوکر ہیں، لاؤلشکر ہے، کروفر ہے، نمود ونمائش ہے، سب کچھ ہے، لیکن لذت وسکون عمر بھر میں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی نصیب نہیں۔ حد یہ ہے کہ رات کی نیند بھی نہیں، بلکہ خواب آور گولیوں کے ذریعہ لائی جاتی ہے، آج کا انسان خوشنما چیزوں اور راحت کے ظاہری اسباب میں راحت وسکون کا متلاشی ہے، وہ نہیں جانتا کہ یہ چیزیں اسباب راحت نہیں بلکہ موجب پریشانی ہیں۔

نئی دنیا میں سب سے زیادہ مظلوم نئی نسل خصوصاً لڑکیاں ہیں جن کی ہر انسانی قدر کو نئی تہذیب، نئی تعلیم اور نئے سماج کے بے رحم پہیئے نے پیس ڈالا ہے اور ان کے ''اندر کے انسان'' کو نمود ونمائش اور ظاہری سج دھج کی قربان گاہ پر ذبح کر دیا ہے۔ اس کی بدولت بہت سی لڑکیاں ہیں جو جوہر نسوانی سے محروم ہوگئیں، بہت سی الجھنوں کے جال میں پھنسی ہوئی ہیں، بہت سی اندھے ماں باپ کی سلگائی ہوئی بھٹی میں جل رہی ہیں۔ اسی طرح کی ایک مظلوم لڑکی کا خط پڑھئے:

''میں ایم ایس سی کرنے کے بعد ایک مقامی اسکول میں پڑھا رہی ہوں، تین بھائی بڑے ہیں، میں اکلوتی بیٹی ہوں۔ ابا جان ریٹائرڈ ہیں، خدا کے فضل سے گھر میں ہر چیز ہے، خوش حال ہیں، لیکن پریشانی اس بات کی ہے کہ بھائی تو اپنا اپنا رشتہ کروا چکے ہیں، اپنی مرضی سے۔ اب میرے بارے میں تو کوئی کبھی سوچتا ہی نہیں ہے۔ ویسے ہمارے خاندان میں تمام لڑکیاں کنواری ہی ہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا ہی حکم ہوگا یا پھر والدین کوشش ہی نہیں کرتے) نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بھائی اپنی بیویوں کے ساتھ خوش رہتے ہیں، بہنیں ان کی محتاج بوڑھی ہوتی جارہی ہیں۔ ہمارے ماں باپ کی آپس میں کچھ زیادہ بات چیت بھی نہیں۔ اب پریشانی یہ ہے کہ میں بھی یونہی بوڑھی ہوتی

جارہی ہوں اور جب ماں باپ کی آنکھ کھلے گی تو رشتہ دیکھنے والے بڑی عمر کی لڑکی کہہ کر ٹھکرا دیں گے۔ اب آپ خدارا! مجھے یہ بتائیے کہ میں کیا کروں؟ والدین کی مرضی مجھے سب سے زیادہ مقدم ہے اور زندگی میں کبھی کوئی ایسا ویسا کرنے کی ذہن میں لاتی ہی نہیں ہوں، ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ مجھے نیک کرے۔ مجھے شادی کا قطعاً کوئی شوق نہیں بلکہ صرف یہ سوچتی ہوں کہ ماں باپ کے بعد میرا بھی وہی ہوگا جو کہ دوسری لڑکیوں کا ہورہا ہے۔ سارا وقت بس یہی پریشانی لگی رہتی ہے اور گھر میں سب یہی کہتے ہیں کہ تم ناشکری ہو۔ اب دل کی بات تو میں کسی کو نہیں بتاتی، کہیں وہ لوگ میرے بارے میں غلط فہمی نہ لے آئیں۔ ساری داستان سنانے کا مقصد آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ میں کیا کروں؟؟"

یہ ان بے شمار خطوط میں سے ایک خط ہے جو ہمیں آئے دن بچیوں کی طرف سے موصول ہوتے ہیں۔ اس بچی نے جس سنگین مسئلہ کی طرف اشارہ کیا ہے ہمیں معلوم ہے کہ اس میں آج ہماری ہزاروں بچیاں مبتلا ہیں، اس نے سینکڑوں خاندان تباہ کرڈالے ہیں اور اس کی وجہ سے بہت سے شریف خاندانوں کی عزت خاک میں مل گئی ہے۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ لڑکی بالغ ہوجائے تو فوراً اسے اس کے گھر آباد کردیا جائے، لیکن مسلمانوں کا عمل یہ ہے کہ والدین کی آنکھیں تب کھلتی ہیں جب لڑکی اپنا راستہ خود تلاش کرلیتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس سماجی الجھن کے اسباب کیا ہیں؟ اور اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

ہمارے نزدیک اس کا پہلا سبب وہ جھوٹا غرور و پندار ہے جس کی وجہ سے بہت سے لڑکے، لڑکیاں اور ان کے والدین اپنے آپ کو عام دنیا سے ایک الگ مخلوق سمجھنے لگتے ہیں اور انہیں کوئی رشتہ پسند ہی نہیں آتا۔ نہ وہ کسی کو اپنے معیار کا آدمی تصور کرتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رشتہ طے کرنے کا طبعی وقت گزر جاتا ہے اور پھر کوئی "غیر معیاری" رشتہ بھی میسر نہیں آتا۔

ایک سبب نمود و نمائش اور معیارِ زندگی کو بلند رکھنے کا جذبہ ہے، جب تک شادی پر لاکھوں کا خرچ نہ ہو شادی کو عار سمجھتے ہیں، اس نمائش کے لئے ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے حرام کا مال جمع کیا جاتا ہے اور سودی قرض لینا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ لڑکے والوں کے لئے شادی کرنا ہاتھی باندھنے کی مترادف سمجھا جاتا ہے اور لڑکی والوں کے لئے جہیز کی تیاری وبالِ جان بن جاتی ہے، گویا ہمارے یہاں شادی خانہ آبادی کا نام نہیں، بلکہ خانہ بربادی کا مظہر ہوکر رہ گئی ہے، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے کہ:

"سب سے بابرکت شادی وہ ہے، جس پر سب سے کم اخراجات ہوں۔"

لیکن ہمارا جھوٹا جذبہ نمائش ہمیں ارشادِ نبوی پر عمل کرنے نہیں دیتا، سادگی کے ساتھ سنتِ نبوی کے مطابق شادی کرنا عار سمجھا جاتا ہے۔

ایک سبب یہ ہے کہ آج کل لوگوں پر لڑکیوں کو پڑھانے لکھانے کا جنون سوار ہے، سولہ سترہ سے لے کر بیس بائیس برس تک پڑھائی میں خرچ ہوجاتے ہیں، پھر تعلیم سے فراغت کے بعد والدین چاہتے ہیں کہ جس کی تعلیم پر لاکھوں روپیہ خرچ ہوا ہے اب وہ انہیں کچھ کما کر بھی کھلائے۔ یہ جنون بھی تقلیدِ مغرب کی پیداوار ہے، اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ لڑکیوں کو بس ان کے دینی و عائلی فرائض کی تعلیم دی جائے اور ان کی اصلاح و تربیت اس انداز سے کی جائے کہ وہ اپنے گھر کو نمونہ جنت بنا سکیں اور اولاد کی صحیح تربیت کرسکیں۔ ان ساری گزارشات کا مقصد یہ ہے کہ بچیوں کو جوان ہونے کے بعد خانہ آبادی سے محروم رکھنا ایک بدترین ظلم ہے، جسے اسلام کسی قیمت پر گوارا نہیں کرتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جس کی اولاد جوان ہوگئی اس نے ان کا عقد نہ کیا اور وہ کسی گناہ میں ملوث ہوگئے تو اس کا وبال والدین کی گردن پر بھی ہوگا۔"

اس لئے والدین کا فرض ہے کہ جب بچی پندرہ سال کی ہوجائے تو نمود و نمائش کے سارے قصوں کو چھوڑ کر فوراً اس کا عقد کردیا جائے۔

(روزنامہ جنگ کراچی، اقرأ صفحہ، ۱۸ر جنوری ۱۹۸۰ء)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

عمرہ کا اجر و ثواب اور طریقہ

نیت، احرام، ممنوع، مکروہ، مباح باتیں اور مختصر معمولات

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

عمرہ کا اجر و ثواب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔ (سنن ابن ماجہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہو جاتا ہے، ان کے درمیان کے گناہوں کا اور حج مبرور'' (پاک اور مخلصانہ حج) کا بدلہ تو بس جنت ہے۔ (صحیح بخاری، مسلم)

رمضان میں عمرہ:

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، میرے خاوند اور ان کے بیٹے تو حج کے لئے چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔'' (الترغیب)

احرام کا طریقہ اور آداب:

جب آپ حج یا عمرہ کا احرام باندھیں تو پہلے یہ کام کریں:

۱:... سر کے بال سنواریں، خط بنوائیں، مونچھیں کتریں،، زیر ناف بال اور بغل صاف کریں۔ (غنیۃ)

۲:... احرام کی نیت سے غسل کریں ورنہ کم از کم وضو کریں، پھر سر اور داڑھی میں تیل لگائیں، کنگھا کریں، جسم اور احرام کی چادروں پر ایسی خوشبو لگائیں جس کا دھبہ نہ لگے۔ (غنیۃ)

۳:... مرد حضرات سلے ہوئے کپڑے اتار کر ایک سفید چادر ناف کے اوپر بطور تہبند باندھیں، دوسری چادر اوڑھیں، سر اور دونوں بازو ڈھک لیں اور ایسے جوتے چپل اتار دیں جن سے پیروں کے پشت کی ابھری ہڈی چھپ جاتی ہو اور ہوائی چپل پہنیں جن میں مذکورہ ہڈی کھلی رہتی ہے، خواتین سلے ہوئے کپڑے اور جوتے وغیرہ بدستور پہنی رہیں۔ (غنیۃ)

> آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔'' (الترغیب)

۴:... اگر مکروہ وقت نہ ہو تو احرام کی نیت سے سر ڈھک کر عام نفلوں کی طرح دو رکعت نفل پڑھیں، اگر پہلی رکعت میں الحمد للہ شریف کے بعد سورۃ کافرون پڑھیں اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھیں تو بہتر ہے اور اگر مکروہ وقت ہو تو بغیر دو رکعت نفل پڑھے عمرہ کی نیت کریں۔ (حیات)

مفید مشورہ:

پاکستان سے بذریعہ ہوائی جہاز مکہ مکرمہ جانے والے خواتین و حضرات پر لازم ہے کہ جہاز پر سوار ہونے سے پہلے یا جہاز روانہ ہونے کے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر جہاز میں احرام باندھیں تاکہ بلا احرام میقات سے آگے نہ بڑھیں، ورنہ گناہگار بھی ہوں گے اور دم بھی لازم ہوگا لیکن مشورہ یہ ہے کہ گھر یا ایئر پورٹ پر احرام باندھنے کی بجائے ہوائی جہاز میں احرام باندھیں کیونکہ بعض مرتبہ احرام باندھنے کے بعد جہاز کی روانگی منسوخ یا موخر ہو جاتی ہے جس کی بنا پر احرام کی حالت میں رہنا دشوار ہوتا ہے۔

ہوائی جہاز میں احرام باندھنے کی آسان صورت یہ ہے کہ اوپر جتنے کام لکھے گئے ہیں وہ سب گھر یا ایئر پورٹ پر کریں، نیت اور تلبیہ ابھی نہ کہیں، جب ہوائی جہاز فضا میں بلند ہو جائے اور آپ اپنی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ جائیں اس وقت جہاز میں نیت اور تلبیہ کہیں، کیونکہ احرام اور اس کی پابندیاں نیت اور تلبیہ سے شروع ہوتی ہیں۔

عمرہ کی نیت:

اب آپ اپنا سر کھولیں، البتہ دونوں کاندھے چادر سے ڈھکے رہنے دیں اور قبلہ رخ بیٹھ کر اس طرح عمرہ کی نیت کریں:

''اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے۔'' (حیات)

اس کے فوراً بعد عمرہ کے احرام کی نیت سے درمیانی آواز کے ساتھ تین مرتبہ لبیک کہیں، لبیک

یہ ہے:

"لبیک اللّٰھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک۔"

اس کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا مانگیں:

"اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں اور اس موقع پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں مانگیں یا بتلائی ہیں وہ بھی مانگتا ہوں، سب میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔" آمین۔

لیجئے احرام بندھ گیا اب آپ تلبیہ کثرت سے پڑھیں کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے، چلتے پھرتے اترتے چڑھتے، پاکی وناپاکی ہر حالت میں، خصوصاً فرض نمازوں کے بعد بکثرت تلبیہ پڑھتے رہیں، مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے پڑھیں، پھر آہستہ آواز سے درود شریف پڑھ کر کوئی بھی دعا مانگیں اور تلبیہ جب بھی پڑھیں لگاتار تین مرتبہ پڑھیں۔ (حیات وفتاویٰ)

خواتین کا احرام:

خواتین تمام سلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں اور احرام باندھنے سے پہلے جو کام اوپر لکھے گئے ہیں ان میں جو کام ان کے مناسب ہیں ان کو کریں اگر مکروہ وقت نہ ہو اور ماہواری نہ آرہی ہو تو احرام باندھنے کی نیت سے دو رکعت نفل ادا کریں اور اگر مکروہ وقت ہو یا ماہواری آرہی ہو تو نفل نہ پڑھیں، غسل یا صرف وضو کرکے قبلہ رخ بیٹھ جائیں، چہرے پر سے کپڑا ہٹائیں اور عمرہ کی نیت کریں، عمرہ کی نیت یہ ہے:

"اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کرنے کی نیت کرتی ہوں اس کو میرے واسطے آسان کردیجئے اور قبول کرلیجئے۔ آمین۔"

اس کے فوراً بعد تین مرتبہ آہستہ آہستہ آواز سے لبیک کہیں یا کوئی دوسری عورت یا اس کا محرم کہلوائے اس کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا کریں:

"اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور آپ سے آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں۔ آمین۔"

لیجئے احرام بندھ گیا، اب خواتین بکثرت آہستہ آواز سے تلبیہ پڑھتی رہیں جس کی تفصیل اوپر گزری ہے۔

احرام کی پابندیاں:

نیت اور تلبیہ پڑھتے ہی احرام کی پابندیاں شروع ہوجائیں گی، مرد حضرات اپنا سر اور چہرہ اور خواتین صرف چہرہ سوتے جاگتے، چلتے پھرتے ہر وقت کھلا رکھیں، کسی وقت بھی ان کے اوپر کپڑا نہ لگنے دیں اور نہ کپڑے سے ڈھانکیں، چونکہ خواتین کو نامحرم مردوں سے پردہ کرنا فرض ہے اور بے پردہ رہنا جائز نہیں، سخت گناہ ہے لہٰذا خواتین دوران احرام نامحرم مردوں کے سامنے جاتے وقت سر پر ایسا ہیٹ پہن لیں جس کے گتے پر نقاب سلی ہوئی ہو، جس میں چہرہ نہ چھپے اور اس میں آنکھوں کے سامنے باریک جالی سلی ہوئی ہوتا کہ راستہ نظر آسکے، اس ہیٹ کی ٹوپی پر برقعہ اوڑھیں، برقعہ کی نقاب پیچھے کریں اور باقی جسم برقعہ سے ڈھانپیں اور چہرہ کے سامنے ہیٹ کی نقاب بھی چہرے سے دور رہے گی۔

احرام کی ممنوع باتیں:

احرام کی حالت میں درج ذیل امور کا ارتکاب ممنوع ہے، ان کے کرنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور جرمانہ بھی واجب ہوتا ہے، چنانچہ بعض صورتوں میں دم واجب ہوتا ہے یعنی قربانی واجب ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں صرف گناہ ہوتا ہے دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا اگر ایسی غلطی ہوجائے تو معتبر اہل فتویٰ علماء سے اس کا حکم دریافت کرکے عمل کریں یا معتبر کتابوں میں دیکھیں، یاد رہے کہ ان امور کا کرنا گناہ تو ہے ہی اس سے انسان کا حج وعمرہ بھی ناقص ہوجاتا ہے، اس لئے ممنوعات احرام سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

☆... احرام کی حالت میں مرد حضرات کو سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے، ایسا جوتا پہننا منع ہے، جس میں پیر کے پشت کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے، البتہ خواتین سلے ہوئے کپڑے پہنتی رہیں اور انہیں ہر قسم کا جوتا استعمال کرنا بھی درست ہے۔

☆... احرام کی حالت میں مرد حضرات کو سر اور چہرہ سے اور خواتین کو صرف چہرہ سے کپڑا لگانا اور ان کو کپڑے سے ڈھانکنا منع ہے، سوتے جاگتے ہر وقت ان کو کھلا رکھیں۔

☆... احرام کی حالت میں جانگیہ پہننا جائز نہیں، نیز سر وچہرہ پر پٹی باندھنا بھی درست نہیں۔

☆... خوشبودار سرمہ لگانا منع ہے، البتہ بغیر خوشبو کا سرمہ لگانا جائز ہے، لیکن نہ لگنا اس سے بھی افضل ہے۔ (حیات)

☆... خوشبودار صابن استعمال کرنا منع ہے۔ (فتویٰ)

☆... جسم یا کپڑوں پر کسی بھی قسم کی خوشبو لگانا: سر یا جسم پر خوشبودار تیل لگانا یا خالص زیتون یا تل کا تیل لگانا منع ہے، البتہ ان تیلوں کے سوا بغیر خوشبو کے دیگر تیل لگانا جائز ہے۔

☆... سر اور جسم کے کسی حصہ کے بال کاٹنا یا کٹوانا اور ناخن کترنا منع ہے۔

☆... اپنے سر یا جسم یا اپنے کپڑے کی جوں مارنا، یا جوئیں مارنے کے لئے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا منع ہے۔

☆... بیوی سے ہم بستری کرنا، یا ہم بستری کی باتیں کرنا، یا شہوت سے بوس و کنار کرنا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

☆... احرام کی حالت میں ہر قسم کے گناہوں سے بطور خاص بچنا، جیسے غیبت کرنا، چغلی کرنا، فضول باتیں کرنا، بے فائدہ کام کرنا، بے جا مذاق کرنا، کسی کو ناحق ذلیل ورسوا کرنا، حسد کرنا اور خاص کر خواتین کا بے پردہ رہنا۔ یہ سب باتیں بغیر احرام کے بھی ناجائز ہیں اور احرام کی حالت میں خاص طور پر ناجائز اور گناہ ہیں، حالت احرام میں لڑائی جھگڑا کرنا یا بے جا غصہ کرنا بڑا گناہ ہے۔ اس سے بطور خاص بچنا چاہئے، بعض حجاج اس گناہ میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

مکروہ باتیں:

احرام باندھنے کے بعد درج ذیل امور کا ارتکاب مکروہ اور گناہ ہے، ان سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہئے اگر غلطی سے ارتکاب ہو جائے تو توبہ و استغفار کرنا چاہئے، لیکن ان میں کوئی جرمانہ واجب نہیں۔

☆... لونگ، الائچی اور خوشبودار تمباکو ڈال کر پان کھانا مکروہ ہے، لیکن سادہ پان کھانا جائز ہے۔

☆... جسم سے میل دور کرنا اور جسم کو بغیر خوشبو کے صابن سے دھونا مکروہ ہے۔

☆... سر اور داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنا بھی مکروہ ہے۔

☆... اگر بال ٹوٹنے اور اکھڑنے کا خطرہ ہو تو سر کھجلانا بھی مکروہ ہے، ہاں آہستہ کھجلانا بال اور جوں نہ گرے، جائز ہے۔

☆... اگر احرام کی چادریں تبدیل کرنی ہوں یا خواتین کو کپڑے بدلنا ہوں تو ان میں کسی قسم کی خوشبو بسی ہوئی نہ ہونی چاہئے۔

☆... خوشبودار میوہ اور خوشبودار گھاس سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے اور خوشبو کو چھونا اور سونگھنا بھی مکروہ ہے، البتہ اگر بلا ارادہ ناک میں خوشبو آ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

☆... خوشبودار پھول سونگھنا یا ان کا ہار گلے میں ڈالنا مکروہ اور منع ہے۔ (عمدہ)

☆... خوشبودار کھانا بغیر پکا ہوا مکروہ ہے، البتہ پکا ہوا خوشبودار کھانا مکروہ نہیں۔

☆... اوندھا ہو کر منہ کے بل لیٹ کر تکیہ پر پیشانی رکھنا مکروہ ہے، البتہ سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا مکروہ نہیں، جائز ہے۔

☆... کپڑے یا تولیہ سے منہ پونچھنا مکروہ ہے، لہٰذا ہاتھ سے چہرہ صاف کریں، کپڑا استعمال نہ کریں، اسی طرح کعبہ کے پردے کے نیچے اس طرح کھڑے ہونا کہ پردہ منہ کو لگے مکروہ ہے اور اگر سر اور چہرہ کو پردہ نہ لگے تو جائز ہے۔

☆... احرام کے تہبند کے دونوں پلوں کو آگے سے سینا مکروہ ہے۔ اسی طرح اس میں گرہ لگانا یا دھاگا وغیرہ سے باندھنا بھی مکروہ ہے، تاہم اگر کسی نے ستر کی حفاظت کے لئے ایسا کیا تو دم یا صدقہ واجب نہ ہوگا۔ (حیات)

☆... سر اور چہرہ کے سوا جسم کے دیگر اعضا پر بلا عذر پٹی باندھنا مکروہ ہے اور عذر میں مکروہ نہیں اور سر اور چہرے پر پٹی وغیرہ باندھنا درست نہیں خواہ عذر ہو یا نہ ہو۔ (حیات)

جائز باتیں:

احرام کی حالت میں درج ذیل امور بلا کراہت جائز ہیں:

☆... ٹھنڈک حاصل کرنے یا تازگی حاصل کرنے یا گرد و غبار دور کرنے کے لئے خاص پانی سے ٹھنڈا ہو یا گرم غسل کرنا جائز ہے، لیکن جسم سے میل دور نہ کریں۔

☆... انگوٹھی پہننا، چشمہ لگانا (عینک لگانا)، چھتری استعمال کرنا، آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا، دانت اکھاڑنا، ٹوٹے ہوئے ناخن کا اتارنا درست ہے۔

☆... دستانے پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اولیٰ ہے، اسی طرح خواتین کو زیورات پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اچھا ہے۔ (عمدہ)

☆... بلا خوشبو کا سرمہ لگانا اور زخمی اعضا پر پٹی باندھنا جائز ہے، لیکن زخمی سر اور چہرہ پر پٹی باندھنا درست نہیں، لیکن دوا لگانا جائز ہے۔

☆... سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا، اپنا یا دوسرے کا ہاتھ منہ یا ناک پر رکھنا۔

☆... بالٹی، یا کین یا تسلہ وغیرہ سر پر اٹھانا۔

☆... زخم یا ورم پر بغیر خوشبو والا تیل لگانا۔

☆... موذی جانوروں کو مارنا، چاہے وہ حرم ہی میں ہوں، جیسے سانپ، بچھو، مکھی، مچھر، بھڑ، تتیا اور کھٹمل وغیرہ۔

☆... سوڈا اور کوئی پانی کی بوتل یا شربت جس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو پینا جائز ہے اور جس بوتل میں خوشبو ملی ہوئی ہو، اگرچہ برائے نام ہو اس کو پینے سے بچنا چاہئے، ورنہ صدقہ واجب ہوگا۔

☆... احرام کی تہبند میں روپیہ یا گھڑی وغیرہ رکھنے کے لئے جیب لگانا جائز ہے۔

☆... پیٹی یا ہمیانی لنگی کے اوپر یا نیچے باندھنا جائز ہے اور قطرہ یا ہرنیا کی بیماری میں لنگوٹ کس کر باندھنا جائز ہے، لیکن جانگیہ پہننا جائز نہیں۔

بال ٹوٹنے کا مسئلہ:

احرام کے بعد تقریباً ہر حاجی مرد و عورت کو بال ٹوٹنے کا مسئلہ پیش آتا ہے، اس لئے یہ مسئلہ خاص طور

پر یاد رکھنا چاہئے۔

خود بخود بال ٹوٹنا:

اگر سر یا داڑھی یا جسم کے کسی بھی حصہ کے بال خود بخود ٹوٹیں اور گریں تو کچھ واجب نہیں۔
(عمدۃ المناسک)

وضو سے بال گرنا:

احرام کی حالت میں وضو و غسل احتیاط سے کریں جسم کو زیادہ نہ رگڑیں، سر اور داڑھی کو زیادہ نہ ملیں، خلال بھی نہ کریں تا کہ بال نہ ٹوٹیں تاہم اگر وضو یا غسل کی وجہ سے سر یا داڑھی کے بال ٹوٹ جائیں تو ایک یا دو بال ٹوٹنے میں کچھ واجب نہیں۔

☆... اگر تین بال سے زیادہ اور چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی سے کم بال گریں تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیۃ)

☆... اگر چوتھائی سر یا داڑھی کے یا پورے سر یا پوری داڑھی کے بال ٹوٹ جائیں یا کاٹ لئے جائیں تو دم واجب ہوگا۔ (عمدہ)

کھجانے سے بال ٹوٹنا:

اگر سر یا داڑھی کو کھجانے یا ویسے ہی جان بوجھ کر ایک دو بال یا تین بال توڑیں تو ہر بال کے بدلہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر تین سے زیادہ اور چوتھائی سر یا داڑھی کے بالوں سے کم بال ٹوٹیں یا کاٹیں تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ اگر چوتھائی سر یا داڑھی کے بال توڑ لئے یا کتر لئے یا مونڈ لئے تو دم واجب ہے۔ (عمدہ)

مونچھ کا مسئلہ:

احرام کی حالت میں اگر کسی نے اپنی ساری مونچھ یا اس کا کچھ حصہ مونڈ لیا یا اس کو کتروا کر باریک کرلیا تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (عمدہ، بتصرف)

دوران سفر کیا عمل کریں؟

جب یہ مبارک سفر شروع ہو جائے تو دوران سفر کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے اکثر لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں اور جب تلبیہ پڑھیں تو مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے اور پھر آہستہ آواز سے درود شریف پڑھ کر کوئی بھی دعا مانگیں اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں، اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، تلاوت کریں، تسبیحات پڑھیں، توبہ و استغفار کریں اور دعا میں مشغول رہیں۔ دوران سفر اخبار و رسائل پڑھنے، ٹی وی دیکھنے خبروں پر تبصرہ کرنے، گناہوں کی باتیں کرنے اور لایعنی باتوں اور کاموں سے بچیں۔

کسی نماز کا وقت ہو جائے تو جہاز ہی میں وضو کرکے کھڑے ہو کر قبلہ رخ نماز ادا کریں، کیونکہ ہوائی جہاز میں نماز ہو جاتی ہے اور ہوائی جہاز والے یہ سب انتظام کردیتے ہیں، اگر وہ نہ کریں تب بھی آپ وقت پر نماز ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور نماز قضا نہ ہونے دیں۔ سیٹ پر بیٹھ کر اور قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر غلطی سے اس طرح کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو وقت کے اندر لوٹانا اور وقت گزرنے کے بعد اس کی قضا پڑھنا واجب ہے۔

مکہ مکرمہ پہنچنا:

جب مکہ مکرمہ قریب آجائے تو ذوق و شوق سے تلبیہ پڑھتے ہوئے، دعا و استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان کرتے ہوئے مکہ معظمہ میں داخل ہوں، رہنے کی جگہ اور سامان وغیرہ کا انتظام کرکے دیکھیں اگر آرام کی ضرورت ہو آرام کریں ورنہ وضو یا غسل کرکے عمرہ کرنے کے لئے مسجد حرام کی طرف چلیں، تلبیہ جاری رہے۔

جس خاتون کو ماہواری آرہی ہو وہ گھر میں رہے، مسجد حرام میں نہ آئے، وہ ماہواری سے فارغ ہو کر عمرہ کرے گی۔

مسجد حرام میں حاضری:

☆... اگر "باب السلام" معلوم ہو تو مسجد حرام میں اس دروازے سے داخل ہونا بہتر ہے، ورنہ ہر دروازے سے داخل ہونا جائز ہے۔

☆... جب آپ مسجد میں داخل ہوں تو دل سے پورے ادب کے ساتھ دایاں قدم رکھیں اور یہ دعا کریں:

"بسم اللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک"

☆... اعتکاف کی نیت کریں اور کسی کو تکلیف دیے بغیر آگے بڑھیں۔

پہلی نظر:

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو راستہ سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہوں اور "اللہ اکبر" تین مرتبہ کہیں: "لا الٰہ الا اللہ" تین مرتبہ کہیں، پھر دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائیں اور درود شریف پڑھ کر خوب دعا مانگیں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔ (غنیۃ)

اور یہ دعا بھی مانگیں:

"اللّٰھم انی اسئلک رضاک والجنۃ واعوذبک من سخطک والنار"

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں..."

یا اللہ! خانہ کعبہ نظر آنے پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی دعائیں مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب میری طرف سے قبول فرمالیجئے اور اے اللہ! مجھے میری دعا قبول ہونے والا بنادیجئے۔ (آمین)

(جاری ہے)

زر و جواہر سے بہتر خزانہ

بیان: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم (۲) ضبط وترتیب: شفیق الرحمٰن کراچوی

عبادت سنت کے مطابق کرنی چاہئے: چوتھی دعا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانہ قرار دیا وہ ہے: ''حسن عبادتک''... اے اللہ! میں آپ سے آپ کی عبادت اچھی طرح کرنے کی توفیق مانگتا ہوں... عبادت نہیں مانگی بلکہ عبادت کے حسن کی توفیق مانگی، عبادت تو آدمی بسا اوقات کرلیتا ہے لیکن ایسی عبادت جو اچھی کہلائے وہ ہوتی ہے جو سنت کے مطابق ہو، نماز پڑھ لی لیکن الٹی سیدھی پڑھی، سنت کے مطابق نہ پڑھی تو یہ عبادت تو ہوئی لیکن سنت کے مطابق عبادت نہ ہوئی، لہٰذا سنت کے مطابق عبادت کرنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوتی ہے، اس لئے فرمایا کہ: اے اللہ! میں آپ سے آپ کی عبادت کو اچھی طرح کرنے کی توفیق مانگتا ہوں۔

سچی زبان: پانچویں چیز جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانہ قرار دیا اور اس کی دعا مانگی وہ ہے ''لساناً صادقاً'' اے اللہ! میں آپ سے سچی زبان مانگتا ہوں، سچی زبان کے اندر یہ بات تو داخل ہے ہی کہ آدمی جھوٹ نہ بولے، ہمیشہ سچ ہی بولے لیکن صدق درحقیقت قرآن کریم کی اور شریعت کی اصطلاح ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی کام کو اس کے صحیح طریقے سے انجام دینا، یہ صدق ہے۔

عبادات میں کمال پیدا کرنے کا طریقہ: عبادت اور اللہ تعالیٰ کی طاعات میں دو چیزیں مطلوب ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے، ایک صدق دوسرا اخلاص، صدق یہ ہے کہ جس طرح وہ کام کرنا چاہئے، اسی طرح کیا جائے اور اخلاص یہ ہے کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کیا جائے، فرض کرو ہم نماز پڑھ رہے ہیں تو اگر سنت کے مطابق اسی طرح ادا کی جائے جیسے ادا کرنا چاہئے تو یہ صدق ہے اور نماز خالص اللہ کی رضامندی کے لئے ہو اس میں دکھاوا نہ ہو، کوئی دنیاوی مقصد نہ ہو، یہ اخلاص ہے دو چیزوں سے عبادت کے اندر کمال پیدا ہوتا ہے، ایک صدق سے دوسرے اخلاص سے۔ اب دیکھو جیسے بہت سے حضرات بدعات کا ارتکاب کرتے ہیں یعنی دین میں جن کاموں کی کوئی اصل نہیں ان کو دین سمجھ کر کر رہے ہیں مثلاً تیجہ، دسواں، چالیسواں وغیرہ اس کے علاوہ اور بہت سی بدعات کا لوگ ارتکاب کرتے ہیں، اب اس میں کیا ہو رہا ہے، مثلاً تیجہ میں قرآن شریف لوگ پڑھ رہے ہیں تلاوت ہو رہی ہے لیکن چونکہ سنت کے مطابق نہیں ہو رہی اس واسطے صدق نہیں ہے، طریقہ وہ نہیں جو سنت نے سکھایا، بلکہ طریقہ وہ ہے جو اپنی طرف سے گھڑ لیا تو جو طریقہ اپنی طرف سے گھڑ لیا وہ بدعت بن گیا۔

> **جو بندہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا خزانہ مانگے گا دنیا و آخرت کے اعتبار سے امیر ترین شخص ہوگا**

بدعات میں بسا اوقات خلوص ہوتا ہے مثلاً لوگ میلاد النبی کے موقع پر جلوس نکال رہے ہیں، چلو اگر اس جلوس میں دیگر خرافات نہ بھی ہوں، لیکن بذات خود جلوس نکالنے کو عبادت سمجھنا بدعت ہے، نہ کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، نہ صحابہ کرامؓ سے اس کا ثبوت ملتا ہے اور اس کو عبادت سمجھ کر کر رہے ہیں، بہت سے لوگ خلوص کے ساتھ جلوس نکال رہے ہیں جذبہ یہی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور تعلق کا اظہار ہو تو خلوص تو ہے لیکن صدق نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے اظہار کا طریقہ وہ نہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے سکھایا تو جب یہ فرمایا کہ یا اللہ! مجھے صدق والی زبان عطا فرما تو اس میں صرف اتنی بات نہیں کہ وہ سچ بولے بلکہ یہ تو ہے ہی کہ سچ بولے، لیکن زبان کا جو صحیح استعمال کا طریقہ ہے وہ سارا اس میں آ گیا کہ وہ زبان کبھی غیبت نہ کرے، کبھی کسی پر بہتان نہ لگائے، وہ زبان کبھی کسی کی دل آزاری نہ کرے، وہ زبان کبھی گالی گلوچ نہ کرے، فحش باتیں نہ کرے، یہ ساری باتیں ''لساناً صادقاً'' میں آ گئیں یعنی جس کام کے لئے میرے مولا نے یہ زبان پیدا کی ہے، یہ زبان اسی میں استعمال ہو، اس کے خلاف استعمال نہ ہو، اس لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس صدق لسان کو بھی اللہ میاں سے مانگو کہ: یا اللہ! میں آپ سے صادق زبان مانگتا ہوں۔

قلب سلیم: چھٹی دعا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مانگی اور اسے خزانہ قرار دیا فرمایا کہ: "وقلباً سلیماً"... اے اللہ! میں آپ سے سلامتی والا دل مانگتا ہوں، کیا جامع الفاظ ہیں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک لفظ اپنے اندر معانی کی کائنات سمیٹے ہوئے ہے کہ دل ایسا ہو جو سلامتی والا ہو۔

قلب سلیم کا مطلب: قلب سلیم وہ ہوتا ہے جس میں خیالات بھی اچھے آتے ہوں، جذبات بھی اچھے پرورش پاتے ہوں، جس کے اندر ارادے بھی صحیح پیدا ہوتے ہیں اور جس میں بات بھی وہ سمجھ میں آتی ہو جو صحیح ہو، غلط بات سے وہ انکار کرتا ہو، وہ ہے قلب سلیم، اللہ بچائے جب کسی کی مت اُلٹی ہو جائے تو اچھائی بھی بُرائی نظر آتی ہے اور بُرائی، اچھائی نظر آتی ہے، اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

گناہوں کی نحوست: گناہوں کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ بندے کی عقل ماری جاتی ہے اور وہ دل جو صحیح سمجھ رکھتا ہے وہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے، اس کے اندر یہ بات پیدا ہو جاتی ہے کہ اچھی چیز کو بُرا سمجھتا ہے اور بُری چیز کو اچھا سمجھتا ہے نتیجہ یہ ہے کہ لاکھ دلائل دے دو کہ بھائی جو تم کام کر رہے ہو یہ اچھا کام نہیں ہے، بُرا کام ہے لیکن اس کا دل مانتا ہی نہیں کسی اچھائی کی طرف بلالو اور اس کی ہزار اچھائیاں بیان کرو، اس کا دل مانتا ہی نہیں، اس لئے کہ اس کا قلب اب ٹیڑھا ہو گیا ہے۔

قرآن کریم ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے: "لھم قلوب لا یفقھون بھا" (الاعراف: ۱۷۹)، ان کے پاس دل تو ہے لیکن اس میں سمجھ نہیں ہے: "ولھم اذان لا یسمعون بھا" (الاعراف: ۱۷۹) کان ہیں مگر بات سننے کی صلاحیت سے خالی ہیں لیکن جب قلب سلیم عطا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطا فرمائے تو اچھی بات سمجھ میں آتی ہے بُری و غلط بات سے دل انکار کرتا ہے تو جب اللہ تعالیٰ قلب سلیم عطا فرما دیتے ہیں تو باتیں بھی ذہن میں اچھی آتی ہیں راستے بھی اچھے نکلتے ہیں۔

اس لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مانگو یا اللہ! میں آپ سے قلب سلیم مانگتا ہوں جو اچھی باتیں سوچے، اچھی باتوں کے ارادے اس میں پیدا ہوں۔

استقامت والے اخلاق: چھٹی چیز جسے آپ نے خزانہ قرار دیا وہ ہے: "خلقاً مستقیماً"... اے اللہ! ایسے اخلاق عطا فرما، جو مجھے سیدھا راستہ دکھائیں، سیدھے راستے پر لے جائیں۔"

اعتراف عجز: فرمایا: "اسئلک من خیر ما تعلم" عجیب جملہ ارشاد فرمایا کہ جب یہ ساری باتیں مانگ لیں پہلے استقامت مانگی، عزیمت مانگی، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر مانگا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حسن مانگا، زبان صادق مانگی، سلامتی والا دل مانگا، استقامت والے اخلاق مانگے، سب کچھ مانگ لیا لیکن پھر بھی کیا کہتے ہیں: "واسئلک من خیر ما تعلم" کہ اے اللہ! میں کیا مانگوں گا جو اچھائیاں میری سمجھ میں آرہی تھیں وہ تو میں نے مانگ لیں، لیکن کتنی ہی اچھائیاں ایسی ہیں جن کی طرف میرا ذہن نہیں گیا، لیکن آپ کے علم ازلی میں ہے تو اے اللہ! میرے حق میں جتنی اچھائیاں ہیں، آپ کے علم میں وہ بھی ہیں میں آپ سے مانگتا ہوں یعنی بندے نے اپنی شکستگی کا اور اپنے ہتھیار ڈالنے کا اعتراف کر کے اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا۔ یہ دعا کوئی پیغمبر اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہی مانگ سکتا ہے۔

"اعوذبک من شر ما تعلم" یعنی اے اللہ! ساری بُرائیوں سے تو میں پناہ مانگتا ہوں لیکن بہت سی بُرائیاں ایسی ہیں جن کا مجھے پتا ہی نہیں کہ یہ بُرائی ہے، مجھے نہیں معلوم کہ کس چیز میں میرے لئے بُرائی ہے، اس سے بھی میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں، "انک انت علام الغیوب" آپ ہی علام الغیوب ہیں، سب سے بڑے جاننے والے ہیں، یہ دعائیہ کلمات ہیں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شداد بن اوسؓ کو سکھائے اور یہ فرمایا کہ لوگ سونا چاندی جمع کر رہے ہوں گے اور تم یہ کلمات جمع کر لو۔

کلمات کے خزانہ ہونے کا مطلب: خزانہ تو وہ ہوتا ہے جو آدمی جمع کر کے رکھتا ہے تو فرمایا کہ یہ خزانہ جمع کر کے رکھ لو، جمع کیسے کرو گے کہ اس کو یاد کرو اور یاد کر کے ان کو بار بار اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں مانگتے رہو، مانگتے رہو، جیسے خزانے والا خزانے کو بار بار کھول کر دیکھتا ہے اور خوش ہوتا ہے کہ دیکھو یہ خزانہ میرا رکھا ہوا ہے، "جمع مالا وعددہ" (الھمزہ: ۲) اس کی گنتی کرتا رہتا ہے لیکن جو خزانہ میں تمہیں دے رہا ہوں اس کو محفوظ بھی رکھو اور مانگتے بھی رہو کیونکہ اس سے بڑا خزانہ کوئی اور نہیں، ارے بھائی! ساری دنیا کی اچھائیاں اور ساری دین کی اچھائیاں اس میں جمع ہو گئیں جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں، بندے کے تصور میں بھی نہیں آسکتیں اس لئے فرمایا کہ لوگ سونا چاندی جمع کر رہے ہوں گے تم ان کی جگہ ان کلمات کا خزانہ جمع کر لو۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اپنی رحمت سے ہم سب کو یہ خزانہ عطا فرمائے، اس دعا کو یاد کر لیں کوئی زیادہ لمبی چوڑی دعا نہیں، یہ خزانہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دے کر گئے ہیں، اس کو یاد بھی کر لیں اور اپنی صبح شام کی دعاؤں میں اس کو شامل کر لیں، نمازوں کی دعاؤں میں ان کو شامل کر لیں، ان تمام باتوں کا تصور کر کے مانگیں ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ! جو بندہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا خزانہ مانگے گا دنیا و آخرت کے اعتبار سے امیر ترین شخص ہو گا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ خزانہ نصیب فرمائے۔

☆☆.............☆☆

جمعیت علمائے اسلام کے صد سالہ عالمی اجتماع میں جمعیت علمائے ہند کے جنرل سیکریٹری

حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی مدظلہ کا خطاب

حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا:

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دامت برکاتہم، امیر جمعیت علمائے اسلام! میرے لئے کچھ کہنا بہت مشکل ہو رہا ہے۔ اب سے کچھ سال پہلے حضرت پیر ذوالفقار صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہندوستان تشریف لے گئے تھے اور دہلی میں جمعیت علمائے ہند کے مرکزی دفتر میں، اس کی مسجد میں حضرت کا بیان ہونے والا تھا۔ ساتھیوں نے حضرت کو دعوت دینے کی ذمہ داری اس خاکسار کے سپرد کی تھی، تو اللہ نے دل میں یہ بات ڈالی تھی، میں نے یہ کہا تھا کہ: ''اس برصغیر کے سب سے بڑے شیخ آپ کو خطاب کریں گے۔'' حضرت سے تعلق ہوا، تو معلوم یہ ہوا کہ میں نے بہت چھوٹی بات کہہ دی ہے۔ وہ تو عالم اسلام کے سب سے بڑے شیخ ہیں۔ ان کی موجودگی میں کچھ کہنا، کچھ خطاب کرنا، اور پھر اس عظیم الشان اجلاس میں...! (آسان نہیں ہے) یہ اجلاس نہیں ہے، بلکہ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے۔ یہ جملہ لوگ اور موقعوں پر بھی کہتے ہیں، لیکن وہ مبالغہ ہوتا ہے، اور یہاں ترجمانی بھی نہیں ہو پارہی ہے۔

بزرگو، بھائیو اور نوجوان ساتھیو!

ایسے نازک وقت میں، جب عالم اسلام لہولہو ہے۔ سخت اضطراب اور بے چینی میں ہے۔ کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں لوگ مشکل میں نہ ہوں اور مشکلیں دو طرح کی ہیں: ایک اندرونی بحران ہے اور ایک بیرونی بحران ہے۔ ایک داخلی ہے، ایک خارجی ہے۔ داخلی بحران وہ ہے جس کی طرف ابھی حضرت جی (پیر ذوالفقار صاحب دامت برکاتہم) اشارہ فرمارہے تھے، جس کا تذکرہ فرمارہے تھے اور خارجی بحران وہ ہے جو ہم پر مسلط کیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ خارجی بحران جو ہم پر حاوی ہو رہا ہے، اس کی وجہ دشمنوں کی سازش ہے؟ یا اس کی بڑی وجہ داخلی بحران کو پہچاننے کی کمی اور اس کی طرف توجہ کی کمی ہے؟ میں ایسا سمجھتا ہوں کہ ہم جتنی طرح کے بحرانوں میں مبتلا ہیں، ان میں بڑے سے بڑا بحران جو ہے، وہ ہمارا داخلی بحران ہے۔ ہماری معاشرتی برائیاں، ہماری بے توجہی، دین بیزاری اور معاشرہ کا بکھراؤ، سماجی نابرابری، ناانصافی، ذات پات اور زبانوں کا نظام اور اس نظام میں مبتلا وہی پرانا انداز کہ بس! ہمارا تو فخر جو ہے وہ بس اسی بات پر ہے۔

میں جمعیت علماء کی تاریخ کے حوالہ سے ان ایام کی طرف جانا چاہوں گا، آپ لوگوں کو ذرا پیچھے لے جانا چاہوں گا، کیوں کہ جو قومیں ماضی سے سبق نہیں سیکھتیں، جو اقوام تاریخ کو بھلا دیتی ہیں، تاریخ ان کا بھلا دیتی ہے۔

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را
گاہے گاہے بازخواں ایں قصہ پارینہ را

آج ہمارے اس سو سالہ جشن میں، جمعیت علما کے سو سال پورے ہونے پر، یا پورے ہونے کے زمانہ پر جو چل رہا ہے، اپنے اکابر و اسلاف کو، اور ان کی فکر کو، ان کی سوچ کو، اس تصور کو جس تصور کے تحت انہوں نے اس جماعت کو کھڑا کیا، میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں اس بات کی، جب اس برصغیر کے ''سمجھدار'' لوگوں نے یہ کہا تھا کہ یہ بوریہ پر بیٹھنے والے لوگ، یہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے لوگ، یہ کھادی پہننے والے لوگ، جن کو سلیقہ نہیں آتا زندگی گزارنے کا (ان کی نظر میں)، وہ اس طاقت سے ٹکرائیں گے جن کا سورج غروب نہیں ہوتا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے وہ دن دکھایا کہ جب وہ طاقت اپنا بوریہ بستر گول کر کے جانے پر مجبور ہو گئی۔ ملک آزاد ہوا...! خوش قسمتی سے ملک آزاد ہوا، برصغیر آزاد ہوا، بدقسمتی سے ہم الگ ہو گئے۔ لیکن ہم الگ نہیں ہیں، سرحدیں ہمیں روک نہیں سکتیں۔ ہماری فکر، ہمارا نظریہ، ہماری سوچ ایک ہے اور وہ ہے: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے مطابق اسلام دشمن طاقتوں سے ٹکرانا۔

میں جمعیت علماء کے کارکنان سے کہنا چاہتا ہوں کہ زمانہ آپ کا منتظر ہے۔ یاد رکھیے گا! سیاست مقصد نہیں ہے، سیاست صرف ذریعہ ہے۔ اور وہ ذریعہ اس جگہ تک پہنچنے کا ہے جس جگہ تک لوگوں کو پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ جمعیت علما کے کارکنان سے، ان محترم کارکنان سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ بڑی مقدس وراثت لے کر بیٹھے ہیں، اگر اس مقدس وراثت کی اہمیت کا احساس ہمارے دل میں پیدا ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت نہ ہمیں شرمندہ کر سکتی ہے اور نہ سرنگوں کر سکتی ہے، ان شاء اللہ!

اللہ رب العزت نے آپ کو ایسا مدبر، ایسا صاحب فہم وفراست مذیرک، سمجھ دار، جذباتیت سے اوپر اٹھ کر، اشتعال انگیزی سے دور رہ کر (چلنے والا راہنما عطا فرمایا ہے)، کیوں کہ مشکل سے نکلنے کا آسان طریقہ ہوتا ہے: اشتعال والی بات کرنا اور مسلمانوں کا یہ طرہ امتیاز بھی بن گیا ہے۔ آپ کا دشمن آپ کو مشتعل کرنا چاہتا ہے، آپ کا دشمن آپ سے وہ کام کرانا چاہتا ہے، جس کے ذریعہ سے اسلام کو اور آپ کے بزرگوں کی روایات کو وہ پامال کر سکے، انسانیت تک پہنچنے سے روک سکے۔ اور (یہ اشتعال انگیزی) آسان طریقہ ہوتا ہے، (اس میں) واہ واہ بھی خوب ملتی ہے۔ مشکل وقت میں اشتعال سے بچ کر صبر کے ساتھ تحمل کے ساتھ، پامردی کے ساتھ، استقلال کے ساتھ، جو اسلام کا اصل پیغام ہے، اسے لوگوں تک پہنچانے کا کام (سرانجام دینے والا)، اور (وہ بھی ایسے کہ) دشمن کی آنکھ میں آنکھ بھی ڈالے لیکن اس کی سازش کا شکار نہ ہو۔ آپ کے پاس ایسی شخصیت موجود ہے۔

مجھے ایک شکایت ہمیشہ رہتی ہے کہ مسلمان عموماً مردہ پرست ہوتے ہیں۔ مرنے کے بعد آدمی کی قدر کرتے ہیں۔ یہ شکایت ہمیشہ رہتی ہے اور میں کہتا ہوں۔ لیکن الحمدللہ! آج کا یہ اجلاس، علماء کا یہ اجتماع، عوام کا یہ جم غفیر اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمان بے وقوف نہیں ہیں، وہ سمجھ دار ہیں۔ بس! راستہ سے انحراف نہیں ہونا (چاہیے!) اللہ رب العزت نے آپ کو حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب کی شکل میں جو امیر عطا فرمایا ہے، ان کی قیادت پر، ان پر اعتماد ہونا چاہیے! انہوں نے تو علمائے جمعیت، اکابرین جمعیت کی جانشینی کا حق ادا کیا ہے۔

میں آخر میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے سب سے پہلے اس مبارک خطہ کے غیور مسلمانوں کو اس عظیم الشان اجتماع کی کامیابی پر مبارک باد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت ہم سب لوگوں کو اپنے اکابر اور بزرگوں کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ملت اسلامیہ کے تمام مصائب اور مشکلات کو، چاہے وہ داخلی ہوں اور چاہے خارجی ہوں، دور فرمائے۔ (آمین!) ☆☆

چترال: نبوت کا جھوٹا دعویدار گرفتار، لوگوں کا تھانے پر دھاوا، فوج طلب

چترال (جہانگیر جگر، نمائندہ جنگ) ضلع چترال کی شاہی جامع مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر ایک شخص کی جانب سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے پر ہنگامہ کھڑا ہو گیا اور لوگوں نے اس کو قابو کر کے مارنے کی کوشش کی تاہم خطیب مسجد نے صورت حال کی سنگینی سمجھتے ہوئے اسے پولیس کے حوالے کر دیا جس پر ہزاروں افراد نے تھانے پر دھاوا بولتے ہوئے گیٹ توڑ کر اندر جانے کی کوشش کی اور زبردست توڑ پھوڑ اور پتھراؤ کیا۔ پولیس نے مظاہرین کو کنٹرول کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا اور شیلنگ کی جس کے نتیجے میں تین افراد زخمی ہو گئے۔ مظاہرین نے ملزم کی حوالگی کے لئے مزاحمت کی۔ حالات خراب ہونے اور ہاتھ سے نکلنے پر پولیس کی مدد کے لئے فوج اور اسکاؤٹس کے اہلکار بھی پہنچ گئے اور علاقے کا محاصرہ کرتے ہوئے کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ آخری اطلاعات آنے تک حالات کشیدہ تھے اور رات گئے تک سینکڑوں مظاہرین تھانے کے باہر کھڑے تھے جبکہ چترال کے جنوبی علاقوں سے مذکورہ واقعہ کے خلاف سینکڑوں لوگوں کا ہجوم گاڑیوں سے آنے کی کوشش کر رہا ہے جن کو راستے ہی میں روک لیا گیا جس کی وجہ سے گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئی ہیں۔ جمعہ کو شاہی مسجد میں محمد رشید ولد محمد دین سکنہ بیچ تورکھو نامی شخص نے نعوذ باللہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا، جس پر مسجد میں موجود لوگ کھڑے ہو گئے اور اس پر حملہ آور ہوئے تاہم خطیب جامع مسجد مولانا خلیق الزمان نے محمد رشید کو پاگل قرار دے کر پولیس کے حوالے کر دیا، جس پر مشتعل ہجوم چترال تھانے کے باہر جمع ہو گیا اور تھانے پر پتھراؤ شروع کر دیا اور توڑ پھوڑ کی جس سے تھانے کی عمارت کو نقصان پہنچا۔ ضلع ناظم حاجی مغفرت شاہ نے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی تاہم مشتعل افراد منتشر نہ ہوئے جس پر پولیس نے لاٹھی چارج کے بعد آنسو گیس کی شیلنگ کر دی جس کے نتیجے میں تین افراد زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں حسنین ولد سرفراز سکنہ ریحانکوٹ، احسان سکنہ مغلاندہ شامل ہیں جن کو ڈی ایچ کیو ہسپتال چترال میں داخل کر دیا گیا ہے جہاں ان کی حالت خطرے سے باہر بتائی گئی ہے بعد ازاں کمانڈنٹ چترال اسکاؤٹس کرنل نظام الدین شاہ نے مشتعل مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ رسول کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس کو قانون کے مطابق سزا ملے گی۔ واقعی یہ کے خلاف ایک سازش ہے، لوگ اپنے جذبات قابو میں رکھیں اور چترال کی پرامن فضا کو خراب کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ادھر چترال کے جنوبی علاقوں سے مذکورہ واقعے کے خلاف لوگ جلوس کی شکل میں آئے تاہم شہر آنے والی گاڑیوں کو روک دیا گیا جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے، جس کی وجہ سے مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ادھر ڈپٹی کمشنر چترال شہاب حامد یوسفزئی نے نمائندہ جنگ کو بتایا کہ گستاخ رسول کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے ملزم سے ضروری تفتیش کی جاری ہے، ملزم کی باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاید اس کا دماغی توازن درست نہیں تاہم تفتیش اور میڈیکل رپورٹ آنے کے بعد معلوم ہوگا کہ ملزم واقعی ذہنی بیمار ہے یا کہ یہ کوئی سازش ہے جس کے پس پردہ دیگر محرکات ہیں۔ ملزم بھی کہتا ہے کہ وہ سچا مسلمان ہے اور نعت بھی کہی۔ ادھر رات گئے تک چترال میں عوام بدستور مشتعل ہیں اور ملزم کی حوالگی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پولیس کے ساتھ ان کی آنکھ مچولی رات گئے تک جاری تھی۔ ڈی سی ذرائع کے مطابق ملزم کو نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے اور فوج کو بھی طلب کر لیا گیا ہے جبکہ اسکاؤٹس اہلکار بھی موجود ہیں۔ تھانہ چترال کے باہر ابھی بھی لوگوں کا ہجوم موجود ہیں جن میں علماء بھی شامل ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ مذکورہ شخص واجب القتل ہے اسے ہمارے حوالے کیا جائے۔ جے یو آئی کے رہنما اور سابق ایم این اے مولانا عبدالرحمن نے بھی خطاب کیا ہے، مظاہرین میں جماعت اسلامی کے رہنما بھی شامل ہیں۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ مذکورہ واقعہ جشن کاغلشت پر بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۲۲ اپریل ۲۰۱۷ء)

سودی نظام کا شکنجہ اور "عذر لنگ"

مولانا زاہد الراشدی

وفاقی شرعی عدالت نے گزشتہ دنوں سودی نظام کے بارے میں مقدمہ کی سماعت یہ کہہ کر غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دی ہے کہ جب سود کو حرام قرار دیا گیا تھا، اس وقت حالات آج سے مختلف تھے، جبکہ آج کے حالات میں سود، ربٰو اور انٹرسٹ کی کوئی متعینہ تعریف اور ان کے درمیان فرق واضح نہیں ہے اس لئے ان حالات میں مقدمہ کی سماعت کو جاری نہیں رکھا جا سکتا۔

اس حوالہ سے ملک بھر میں اہل دین اور اہل علم کی طرف سے اظہار خیال کا سلسلہ جاری ہے اور پاکستان شریعت کونسل نے بھی گزشتہ روز راولپنڈی میں ایک مشاورت کا اہتمام کیا جس میں اسلام آباد اور راولپنڈی کے سرکردہ علماء کرام شریک ہوئے اور "انسداد سود رابطہ کمیٹی اسلام آباد" کے کنوینر مولانا محمد رمضان علوی نے اس کی صدارت کی۔ راقم الحروف نے بھی اس موقع پر کچھ گزارشات پیش کیں اور علماء کرام سے عرض کیا کہ وہ اس اہم اور سنگین مسئلہ کے بارے میں بے توجہی اور لاپرواہی کے طرز عمل پر نظر ثانی کرتے ہوئے سنجیدہ اور مؤثر کردار ادا کرنے کی کوئی عملی صورت نکالیں جو شرعاً ان کی ذمہ داری بنتی ہے۔

اجلاس میں ان دونوں اسباب پر غور کیا گیا جو مقدمہ کی کاروائی کو غیر متعینہ مدت کے لئے ملتوی کرنے کی وجہ کے طور پر بیان کیے گئے ہیں اور شرکاء اجلاس نے ان سے اتفاق نہ کرتے ہوئے اس موقف کو "عذر لنگ" قرار دیا۔ اس لئے کہ سود کی حرمت کا اعلان قرآن کریم کے نزول کے زمانے میں خود قرآن کریم نے کیا تھا اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے تاریخی خطبہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کی عملی ممانعت اور خاتمہ کا اعلان فرمایا تھا۔ اس وقت قرض اور تجارت دونوں شعبوں میں سود معاشرہ میں ہر طرف عام تھا۔ تجارت بھی سود کے حوالہ سے ہوتی تھی جیسا کہ طائف کے بنو ثقیف کے نمائندہ وفد نے قبول اسلام کے موقع پر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات بطور شرط پیش کی تھی کہ چونکہ ان کی تجارت دوسرے قبائل اور قوموں کے ساتھ سود کے ذریعہ ہوتی ہے اور سود کو ختم کرنے کی صورت میں ان کا تجارتی نظام متاثر ہوگا اس لئے وہ سود نہیں چھوڑ سکیں گے۔ ان کی بعض دوسری شرائط کے ساتھ یہ شرط بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسترد کر دی تھی اور وہ اپنی شرائط واپس لے کر دائرہ اسلام میں غیر مشروط طور پر داخل ہو گئے تھے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے چچا محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے لوگوں کو دیے گئے قرضوں پر سود کی رقم معاف کرنے کا اعلان فرمایا تھا، یہ واضح طور پر قرض کا سود تھا۔ اس لئے یہ کہنا کہ تجارت کا سود الگ ہے اور قرض کا سود اس سے مختلف ہے، جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور تشریح و تعبیر کے یکسر منافی ہے، اور اس وقت قرض اور تجارت کے دونوں شعبوں میں جو سود جاری تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو یکسر ختم کر کے معاشرے کو اس سے نجات دلائی تھی۔

آج بھی صورت حال وہی ہے کہ قرض اور تجارت دونوں حوالوں سے سود کا کاروبار جاری ہے جس کی خرابیاں بلکہ تباہ کاریاں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں اور نہ صرف پاکستان میں بلکہ عالمی سطح پر بھی سودی نظام کی تباہ کاریوں کو محسوس کرتے ہوئے اس سے انسانی سوسائٹی کو نجات دلانے کی صورتیں تلاش کی جا رہی ہیں۔ پاکستان کے دستور میں سودی نظام کے خاتمہ کو حکومت کی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے اور سپریم کورٹ آف پاکستان بھی حکومت کو یہ ذمہ داری پورا کرنے کے لئے کہہ چکی ہے۔ چنانچہ اس سودی نظام کو جاری رکھنے کا موقع فراہم کرنا، اس کے بارے میں شرعی و دستوری تقاضوں کو مسلسل ٹالتے چلے جانا اور اس کے لئے حالات کے مختلف ہونے کا غیر حقیقی بہانہ پیش کرنا وفاقی شرعی عدالت کے لئے انتہائی نامناسب بات ہے اور ہم وفاقی شرعی عدالت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس غیر حقیقت پسندانہ موقف پر نظر ثانی کرتے ہوئے سودی نظام کے بارے میں مقدمہ کی سماعت جاری رکھے اور اسے جلد از جلد منطقی نتیجے تک پہنچایا جائے۔

اجلاس میں سود، ربٰو اور انٹرسٹ کی تعریف اور ان کے درمیان فرق کی بحث کو بھی بے مقصد قرار دیا گیا اور اس بات پر تعجب کا اظہار کیا گیا کہ ان

معاملات پر وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ آف پاکستان میں مسلسل دو عشروں تک بحث ہوتی رہی ہے اور ان سارے امور پر سیر حاصل بحث کے بعد آخری فیصلہ بھی صادر کیا جا چکا ہے جسے نظر ثانی کے عنوان سے ٹال مٹول کا شکار بنایا جا رہا ہے۔ اگر اس طرح طے شدہ معاملات کو ''ری اوپن'' کرنے کی روایت کی حوصلہ افزائی کی گئی تو دستوری اور عدالتی نظام شدید خلفشار کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس لئے پاکستان شریعت کونسل اور انسداد سود رابطہ کمیٹی اسلام آباد کی درخواست ہے کہ وفاقی شرعی عدالت اس ساری صورتحال کا از سر نو جائزہ لیتے ہوئے مقدمہ کی سماعت شروع کرنے کا فوری اعلان کرے۔

اجلاس میں اس رائے کا اظہار بھی کیا گیا کہ اس سلسلہ میں اصل ذمہ داری حکومت پاکستان کی ہے کیونکہ دستور میں اسے واضح ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سودی نظام کے جلد از جلد خاتمہ کا اہتمام کرے۔ اس لئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی دستوری ذمہ داریوں سے انحراف کے راستے تلاش نہ کرے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی جامع سفارشات کے مطابق ملک کو نحوس وملعون سودی نظام سے نجات دلانے کے لئے اقدامات کرے۔

اس سلسلہ میں فیصلہ کیا گیا کہ حکومت پاکستان سے سودی نظام کے جلد خاتمہ کے مطالبہ کو منظم طور پر سامنے لانے کے لئے ''انسداد سود رابطہ کمیٹی اسلام آباد'' کو متحرک کیا جائے اور اس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، تاجروں، وکلاء، اساتذہ اور دیگر طبقات کے راہنماؤں کو شامل کر کے ایک وسیع فورم کی شکل دی جائے اور رائے عامہ کو متحرک کرنے کے لئے منظم تحریک چلائی جائے۔

اجلاس میں طے پایا کہ مختلف مکاتب فکر اور طبقات کے ذمہ دار حضرات سے رابطوں کے بعد مئی کے وسط میں اسلام آباد میں ''کل جماعتی انسداد سود کونشن'' طلب کیا جائے گا جس کا اعلان رابطہ کمیٹی سے مشورہ کے بعد اس کے کنوینر مولانا محمد رمضان علوی کریں گے۔

اجلاس میں مردان یونیورسٹی کے افسوسناک واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے اس سے پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کیا گیا اور اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا گیا کہ سپریم کورٹ نے اس کا فوری نوٹس لے لیا ہے جس سے اصل حالات وحقائق تک پہنچنے اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی مؤثر اور قابل اعتماد صورتحال سامنے آئی ہے اور امید کی جا رہی ہے کہ قوم اس سلسلہ میں صحیح حقائق سے جلد آگاہ ہو گی۔

اجلاس میں اس رائے کا بھی اظہار کیا گیا کہ توہین رسالت اور توہین مذہب بلاشبہ سنگین ترین جرم ہے جس کے لئے مروجہ قوانین پر نظر ثانی قابل قبول نہیں ہے بلکہ ان پر عملدرآمد ضروری ہے۔ مگر توہین رسالت اور توہین مذہب کا کسی پر غلط الزام لگانا بھی اسی طرح سنگین ترین جرم ہے جس کی روک تھام کے لئے پہلے سے موجود قوانین پر عملدرآمد کے ساتھ حسب ضرورت قانون سازی کی جانی چاہئے اور اس کے ساتھ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس نازک مسئلہ پر میڈیا کے کردار اور طرز عمل کا بھی سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لیتے ہوئے میڈیا کے مختلف شعبوں اور دائروں کو ضروری قیود وحدود کا پابند بنائے تاکہ ایسے مواقع پر رائے عامہ کو افراتفری اور خلفشار کے ماحول سے بچانے کا اہتمام کیا جا سکے۔ ☆☆

غزل

کلام: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

معصوم تھا، نہ وقفِ سجود و دعا تھا میں
خوبی مری یہی تھی کہ اہلِ خطا تھا میں

اب تک میں اپنی ذات کے پنجرے میں بند ہوں
پل بھر کو تیری یاد سے غافل ہوا تھا میں

چل چل کے پھٹ چکے ہیں قدم، پھر بھی اب تک
ٹھیک اس جگہ کھڑا ہوں، جہاں سے چلا تھا میں

ابلیس ہے مرے لئے اک امتحاں تو کیا؟
ابلیس کے لئے بھی تو اک ابتلا تھا میں

سچ سچ کہو کہ ہجر کی تاریک رات میں
ایسی بھی کوئی پل تھی کہ تم سے جدا تھا میں؟

اس لغزشِ حسیں پہ فدا لاکھ منزلیں
اپنا وجود کھو کے تمہیں پا گیا تھا میں

حیرت نہ کر بدن کو مرے چُور دیکھ کر
ان چوٹیوں کو دیکھ، جہاں سے گرا تھا میں

ہندوستان میں خطابت کے ائمہ اربعہ اور امیرِ شریعت

مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

محدث العصر علامہ سیّد محمد یوسف بنوریؒ
مرسلہ: مولانا سیّد محمد زین العابدین

ہندوستان کی اس سرزمین میں ایک ہی عصر میں ایسے چار خطیب جمع ہوگئے تھے جن میں سے ایک کی بھی نظیر عالمِ اسلام میں نہیں تھی اور ظاہر ہے کہ جب عالمِ اسلام میں نظیر نہ تھی تو غیر اسلامی دنیا میں کہاں سے نظیر ملے گی؟ جوہرِ خطابت جس انشراحِ صدر کا محتاج ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ حصہ غیر مسلموں کو نصیب ہی نہیں فرمایا۔ مسلمان کے سینہ میں جو فیضانِ الٰہی ہوتا ہے کافر کے سینہ میں اس کی گنجائش نہیں۔ مسلمان کا دل و دماغ جس جذبے سے سرشار ہوتا ہے کافر اس نعمت سے محروم ہے۔ مسلمان کے دل میں عواطف و جذبات کا جو سمندر متلاطم ہوتا ہے غیر اسلامی دل اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ اسلامی روح جس منبعِ قدس سے سیرابی حاصل کرتی ہے کافری روح کی تشنہ لبی کو اس سے کیا نسبت!

پہلے خطیب مولانا ابوالکلام آزاد، دوسرے خطیب مولانا احمد سعید دہلوی، تیسرے خطیب مولانا شبیر احمد عثمانی اور چوتھے خطیب مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری تھے۔ میرے خیال میں یہ ایک عصر کی خطابت کے ائمہ اربعہ تھے۔ ایک دفعہ ضلع سورت کے ایک گاؤں میں حضرت مولانا العارف حسین احمد کے ساتھ رفاقت کی سعادت نصیب ہوئی، تنہائی میں اس موضوع کا ذکر آ گیا، اتفاق کی بات ہے جو میرا خیال تھا حضرتؒ نے بعینہٖ اسی طرح فرمایا، بہرحال مجھے اپنی اصابتِ رائے پر خوشی ہوئی، پھر فرمایا کہ اب مولانا حفظ الرحمٰن صاحب بھی قریب قریب ان کے ہو رہے ہیں، اب میں مزید اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مولانا قاری طیب صاحب بھی اس صف کے قریب آرہے ہیں۔ میرے ذہن میں ان چاروں خطیبوں کی خطابت کی خصوصیات ہیں جو نہایت دلچسپ ہیں اور دقیق بھی ہیں، افسوس کہ اس وقت ان کی تفصیلات کی نہ ہمت ہے نہ وقت، لطف تو اس وقت آتا کہ پورا موازنہ و مقارنہ واقعات ہوسکتا۔ اب تو چند معلوم اشارے شاہ جیؒ سے متعلق عرض کرتا ہوں۔

> ”میں سمجھتا ہوں کہ حضرت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی یہ عام مقبولیت اور مجاہدانہ سرگرمیاں، منصفانہ خدمات اور حیرت انگیز تاثیر اور بے پناہ محبوبیت حضرت مولانا انور شاہؒ کی کرامت تھی، اپنے ہاتھ مبارک جو اُن کے ہاتھوں میں رکھ دیئے تھے اس کی وجہ تھی اور حضرت مولانا انور شاہ صاحبؒ کو جو قادیانی فرقہ سے بغض و عناد تھا، اس نے عطاء اللہ کی صورت اختیار کرلی تھی۔“
>
> حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خطابت اور خصوصاً عوام کو مسحور کرنے کا جہاں تک تعلق ہے، اس موضوع کی جتنی صلاحیتیں ہوسکتی ہیں قدرت نے بڑی فیاضی کے ساتھ حضرت شاہ جیؒ کو عطا فرمائی تھیں۔ قد و قامت، شکل و صورت، قوت و طاقت، شجاعت و جرأت، فراست و تدبر، غیرت و حمیت، ذکاوت و شدتِ احساس، رقتِ عواطف و جذبات کا تلاطم، بلندیٔ آواز و خوش گلوئی، قرآن کریم کے ساتھ قلبی تعلق اور استحضار، منتخب ترین فارسی، اردو اشعار و ہر موضوع پر عمدہ ذخیرہ کا استحضار، دردناک اور فلک شگاف آواز کے ساتھ قرآن کریم کا پڑھنا، مخالفین کے مجمع پر قبضہ کرنا، عالم و جاہل، مرد و عورت، مخالف و موافق، سب کا یکساں طور پر متاثر ہونا، یہ ان کی وہ خصوصیات ہیں کہ ان میں کوئی ہمسری نہیں کرسکتا۔ مجمع کو رلانا، تڑپانا، ہنسانا ان کی خطابت کا ادنیٰ کرشمہ تھا، مجمع سے اپنی بات منوانا، ننانوے فیصد مخالفوں کو اپنا ہم خیال بنانا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ بعض اوقات تو بولنے سے پہلے ساحرانہ نگاہ ہی سے مجمع کو مسخر کرلیتے تھے۔ نگاہ کیا تھی غضب کی نگاہ تھی، آواز تھی یا بجلی کوندتی تھی۔ اتنا کامیاب ترین خطیب کسی نے سنا ہوگا نہ دیکھا ہوگا۔ عقلی و فکری خصوصیات کی کامیاب ترین تمثیل اور اپنے موضوع و اطوار سے وہ نقشہ کھینچتے تھے کہ دنیا کا کوئی خطیب ان کی نقالی نہیں کرسکتا تھا۔ ہندوستان کی سرزمین میں یہ وہ واحد خطیب تھے جس نے اپنی خداداد ساحرانہ قوتِ خطابت سے دین و سیاست کی وہ خدمت کی جو ایک پوری قوم نہیں کرسکتی۔ تنہا ان کی شخصیت نے وہ کام کیا جو ایک

صدی میں ایک ادارے کو کرنا چاہیے تھا۔ یہ شخص کسی اور قوم میں ہوتا تو نہ معلوم اس کی کیا یادگاریں قائم ہوتیں، لیکن مسلمان قوم اپنی زندگی ختم کر چکی ہے۔ اس ختم شدہ دور میں یہ حیرت انگیز خطیب آئے، ورنہ تاریخ کے کسی بہترین دور میں پیدا ہوتے تو نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔

مولانا انور شاہ صاحب ؒ امیر شریعت ؒ کی نظر میں:

قدرت نے فوق العادت زبان کی شیرینی، بیان کی روانی اور فوق العادت مؤثر تعبیر کی قوت عطا فرمائی، بعض اوقات ایک جملہ میں پوری پوری داستان ختم کر دیتے تھے، ایک دفعہ جامع ڈابھیل تشریف لائے، اساتذۂ جامعہ مروتی اسٹیشن پر استقبال کے لئے گئے، لاری میں آرہے تھے، میں نے کہا: شاہ جی! آج تو حضرت شیخ پر ایک تقریر کر دیجئے (یعنی حضرت مولانا انور شاہ صاحب ؒ پر) فوراً فرمایا: "بھائی یوسف! کیا کہوں! صحابہؓ کا قافلہ جا رہا تھا، انور شاہ صاحبؒ پیچھے رہ گئے۔" بے اختیار میں نے کہا: "حسبک اللّٰہ یا عطاء اللّٰہ!" اور رفقاء نے جملہ نہیں سنا تھا، جب سنا یا سب تڑپ گئے۔

غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام:

ایک دفعہ تو ساری ضلع سورت میں سکھوں اور ہندوؤں کی ایک دعوت پر ایک تقریر منظور فرمائی۔ ایک تھیٹر ہال کا انتخاب ہوا، جامع ڈابھیل کے اساتذہ اور طلبہ بھی شریک تھے۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ بھی تشریف رکھتے تھے، اس تقریر کی تاثیر و حلاوت، فوق العادت خطابت کا کمال آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے، اس کی شیرینی کام و دہن میں ہے، ہندوؤں اور سکھوں سے "اللّٰہ اکبر" کے نعرے بلند کروائے تھے۔ اسلام کی حقانیت، اللہ کی عظمت اور توحید، گوشت خوری کے منافع، بت پرستی کی قباحت پر حیرت انگیز بیان تھا۔ حضرت شبیر احمد عثمانی ؒ زار و قطار رو رہے تھے۔ میں نے کبھی ان کو اتنا روتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تقریر کے بعد میں نے سنا، فرماتے تھے: میں نے بیسیوں تقریریں مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی سنی ہیں، لیکن اتنی مؤثر تقریر آج تک نہیں سنی اور فرمایا کہ: آج عطاء اللہ شاہ نے حق تبلیغ ادا کر دیا ہے، اپنے وقت کے سب سے بڑے عالم، متکلم، خطیب کی یہ داد کتنی قیمتی ہے۔

شاہ صاحب ؒ مولانا انور شاہ صاحب ؒ کی نظر میں:

امام العصر حضرت مولانا انور شاہ صاحب ؒ کو آپ سے بے انتہا محبت تھی اور دعا کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ایسا خطیب کبھی نہیں دیکھا جو روتوں کو ہنساتا ہے اور ہنستوں کو رُلاتا ہے اور فرماتے تھے کہ: مرزا غلام قادیانی کے خلاف ان کی ایک تقریر وہ کام کرتی ہے جو ہماری پوری تصنیف نہیں کر سکتی۔ کسی مجلس میں انہیں دیکھتے تو باوجود اس کے متانت و وقار کا پہاڑ تھا، محظوظ ہوتے جس کی انتہا نہیں۔

لاہور کا تاریخی اجلاس جس میں آپ امیر شریعت بنائے گئے:

مئی ۱۹۳۰ء کا جو تاریخی اجلاس "انجمن خدام الدین لاہور" کا ہو رہا تھا، جس کا سماں آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے، اس وقت امام شیخ ؒ کا اسم گرامی مولانا ظفر علی خاں نے امارت کے لئے پیش کیا۔ حضرت شیخ نے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی اور اپنی کمزوری کی وجہ سے معذرت پیش کی اور سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی امارت کی نہ صرف تجویز کی بلکہ امیر بنا کر فرمایا: میں بھی اس مقصد کے لئے ان کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں، آپ حضرات بھی ان سے بیعت کریں اور اپنے دونوں ہاتھ مبارک سید بخاری کے ہاتھ میں دے دیئے۔

وہ منظر بھی عجیب تھا کہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رو رہے تھے اور کہتے ہیں کہ خدا کے لئے مجھے معاف فرمائیں، میں اس کا اہل نہیں اور حضرت شیخ اصرار فرما رہے ہیں۔ اس وقت سب سے پہلے مولانا عبد العزیز گوجرانوالہ نے پہلی بیعت فرمائی، پھر مولانا ظفر علی خاں مرحوم نے بیعت کی، راقم الحروف بھی اسی مجمع میں شریک تھا اور غالباً تیسرا نمبر بیعت کرنے والوں میں میرا تھا، اس وقت شاہ جیؒ "امیر شریعت" بنائے گئے اور ان کی شخصیت میں مقبولیت اور جاذبیت کا دور شروع ہوا، جو اس سے پہلے کبھی نہ تھا اور اس کے بعد اخلاص کے ساتھ خدمت کی توفیق ان کو ملی، وہ ان کی زندگی کا تاریخی دور ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی یہ عام مقبولیت اور مجاہدانہ سرگرمیاں، مخلصانہ خدمات اور حیرت انگیز تاثیر اور بے پناہ محبوبیت حضرت مولانا انور شاہ ؒ کی کرامت تھی۔ اپنے ہاتھ مبارک جواں کے ہاتھوں میں رکھ دیئے تھے اس کی وجہ تھی اور حضرت مولانا انور شاہ صاحبؒ کو جو قادیانی فرقہ سے بغض و عناد تھا اس نے عطاء اللہ کی صورت اختیار کر لی تھی۔ دراصل شاہ جیؒ کا وجود حضرت مولانا انور شاہ کشمیری ؒ کی کرامت تھا، جس کی وجہ سے علماء، صلحاء، عرفاء و اتقیاء، وقت کے بڑے بڑے اہل فضل و کمال مولانا عطاء اللہؒ کے جاں نثار، محب، والہانہ معتقد بن گئے تھے: "ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔"

(بشکریہ ماہنامہ نقیب ختم نبوت امیر شریعت نمبر، ص: ۳۲۰-۳۲۲)

دعوتی کام تحفظ وبقا کا ضامن

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کو اپنے سے پہلے کی مسلمان امتوں پر یہ امتیاز حاصل ہے کہ سابقہ امتوں میں انبیاء علیہم السلام کے بھیجے جانے کا سلسلہ قائم تھا، اللہ تعالیٰ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی بھیجتا تھا جو دین صحیح کی دعوت کا کام کرتا تھا، ہر نبی کے امتی اپنے نبی کے کام میں ہاتھ بٹاتے تھے اور دعوت دین کے کام میں شرکت کرتے تھے، لیکن حضور مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں کا بھیجا جانا موقوف کیا گیا اور وہ کام جو پے درپے نبی بھیج کر کرایا جاتا تھا، اس کی ذمہ داری امت محمدیہ کے سپرد کی گئی، چونکہ آخری نبی کے آجانے سے دین مکمل ہوگیا اس کی رو سے آخری نبی کے لائے ہوئے آخری پیغام خداوندی کو قیامت تک جاری رہنا ہے اس لئے اب جو کام ہونا تھا وہ اسی دین کے اندر ہونا تھا، لہٰذا اس کے لئے اب آپ کے بعد قیامت تک کی نیابت آپ کی امت کے سپرد کی گئی قرآن مجید میں حکم آیا:

"وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ."

(آل عمران:۱۰۴)

ترجمہ: "تم میں ضرور ایک امت یعنی ایک بڑی تعداد میں لوگ ہونے چاہئیں جو دعوت الی الحق کا کام کریں اچھی بات کا حکم دیں، بُری بات سے منع کریں اور یہی لوگ کامیاب ہوں گے۔"

اور فرمایا:

"كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ." (آل عمران:۱۱۰)

ترجمہ: "تم واقعتاً بہترین امت ہو جو لوگوں یعنی سب انسانوں کے لئے بھیجی گئی ہو، تم اچھی بات کا حکم دیتے ہو اور بُری بات سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

اس آیت میں قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس کام پر امت کے افراد کو باقاعدہ مامور کیا گیا ہے نیز فرمایا کہ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور فرمایا تم بہترین امت ہو اور تمام انسانوں کے لئے مامور کئے گئے ہو، اس سے ظاہر ہوا کہ اس کام پر امت کا مامور ہونا پھر بہترین جماعت وامت ہونا پھر ایمان کی صفت سے باقاعدہ متصف ہونا تین خاص پہلو ہیں جن کو نمایاں فرمایا گیا ہے۔

یہ وہ ذمہ داری ہے جو امت محمدیہ کے لئے تمغۂ امتیاز ہے، لیکن یہ اسی وقت صحیح اور مطابق واقعہ ہوگا جب مسلمان اپنی ذمہ داری کو پورا کریں اور یہ ذمہ داری دینی دعوت کے کام کے انجام دینے کی ہے۔

الحمدللہ! مسلمانوں کے ہر دور میں اور ہر ملک میں یہ کام کسی نہ کسی مقدار میں انجام دیا جاتا رہا ہے، بس فرق اگر کوئی ملے گا تو اس کی کمی وبیشی کا اور قرآنی اشاروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کام میں کمی وبیشی کی بنیاد پر اس امت کے فروغ وعزت میں کمی وبیشی ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ جب اور جہاں دعوت کا کام ڈھیلا پڑا اور کم ہوا یا متروک ہوا وہاں اس کے اعتبار سے مسلمانوں کی عزت ومقام کا حال بنا۔

اندلس جو ایک جنت ارضی کے مانند تھا اور جہاں مسلمانوں کی علمی ودعوتی ترقی اس معیار کو پہنچی تھی کہ اس وقت کی ساری دنیا اس کو دیکھ کر مرعوب و متاثر تھی اور یورپ کی موجودہ علمی ومادی ترقیات کا آغاز وہیں کی خوشہ چینی سے ہوا، جس کو تمام ماہرین تاریخ علمی وتمدن مانتے ہیں، وہاں کے مسلمانوں نے سب کچھ کیا تھا، لیکن دعوتی فریضہ انجام دینے میں کمی کی تھی، چنانچہ وہ وہاں آخر تک اپنی چھوٹی تعداد میں رہے اور جب اکثریت واقلیت کے اصول کے دائرہ اثر میں آئے تو اولاً مجبور ومقہور ہوئے پھر بالآخر ملک سے ہجرت کرنا پڑی، لیکن برصغیر ہند وپاک میں اگرچہ اندلس ہی کی طرح مسلمانوں کی حکومت سات سو سال رہی اور یہاں حکمرانوں نے عوام کو اپنا ہمنوا بنانے کے لئے طرح طرح کے سیکولر طریقے بھی اختیار کئے حتی کہ بعض بادشاہوں نے یہاں اکثریتی عوام کے مشرکانہ مذہب کی متعدد باتوں کو اسلام میں ملا کر ایک مشترک مذہب بھی بنایا مزید یہ کہ یہاں اکثریتی مذہب کے اہم لوگوں میں خسر وداماد کے رشتے بھی قائم کئے لیکن اس کا نتیجہ غیروں کی طرف سے بجائے قدردانی کے آج یہ ہے کہ خوب گالیاں مل رہی ہیں اور مسلمان بادشاہوں کو ہندوؤں پر ظلم وتعدی کا مرتکب بتایا جارہا ہے، لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہاں اندلس کے برعکس دین کے علمبرداروں اور داعیوں نے اپنی جگہ ملک میں پھیل پھیل کر دنیاوی اور سیاسی منافع سے الگ رہتے ہوئے جم کے دعوت کا کام کیا، آج انہی کی برکت ہے کہ اس برصغیر میں مسلمانوں کی اچھی پوزیشن ہے

اور دینی و علمی کام ہے اور انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ جب کہ اس برصغیر میں باہر سے آنے والے مسلمانوں کی تعداد کل ملا کر چالیس ہزار سے زیادہ نہیں تھی لیکن ان کی اب اس برصغیر میں تعداد چالیس پچالیس کروڑ ہے، ۱۳، ۱۴ کروڑ ہندوستان میں ۲۶، ۲۷ کروڑ پاکستان و بنگلہ دیش میں یعنی باہر سے آنے والوں کو دیکھتے ہوئے ایک اور دس ہزار کا فرق رکھتی ہے یعنی ایک آدمی اگر باہر سے آیا ہوا ہوگا تو ۹ ہزار ۹ سے ۹۹ یہیں اسی ملک کے ہیں، ان میں سے کچھ تو وہ ہوں گے جو باہر سے آنے والوں کی نسل سے ہیں لیکن اکثر و بیشتر وہ لوگ ہیں جو اسلام کی محبت و انسانیت نوازی کی اداؤں کو دیکھ کر حلقہ بگوش اسلام ہونے والوں کی اولاد ہیں، دین کے علمبرداروں اور داعیوں کی بے غرض کوششوں کے اثر سے آج اس برصغیر میں مساجد کی تعداد لاکھوں کی ہو چکی ہے اور مدرسے و مکاتب ہزاروں کی تعداد میں ہیں جن سے علم و دین کی شعاعیں قریب و دور پھیلتی رہی ہیں حتی کہ ان کا فیض برصغیر سے نکل کر ایشیا کے شمالی و وسطی و مشرقی ملکوں تک پہنچتا رہا ہے اور امت اسلامیہ کے علوم دینیہ و ثقافیہ میں ان مسلمانوں کا جو وقیع حصہ ہے وہ بھی قابل فخر ہے، دعوت کا کام مسلمانوں کی اصل امتیازی خصوصیت بقا و ترقی سے وابستہ ہے اس امتیازی خصوصیت میں جب بھی کمی ہوگی وہ نقصان کا باعث ہوگی۔

یہ خوش آئند بات ہے کہ برصغیر میں الحمدللہ! دعوت کے کام میں اب بھی مسلمانوں کی ایک تعداد مصروف ہے، ان کے میدان عمل اور طریقہ کار میں تنوع ہے، ان کے ذریعہ دین کے تعارف، ایمان و عمل صالح کی تلقین کا کام انجام دیا جا رہا ہے، اس میں سے زیادہ وسیع اور عوامی کام جماعت تبلیغ کا ہے جو شہروں، دیہاتوں اور کوردہ سے کوردہ مقام تک پہنچا ہوا ہے، ملک سے باہر دنیا کے بیشتر ملکوں تک سفر کر کے اس کے داعی پہنچتے ہیں خود اپنا خرچ کرتے ہیں، محبت و ہمدردی کے ساتھ لوگوں سے ملتے اور بے غرض رویہ کے ساتھ کام کرتے ہیں، اسی کا نتیجہ ہے کہ ان کے کام کے اثرات بھی اب غیر معمولی ظاہر ہو رہے ہیں، نہ معلوم کتنے ایسے افراد ہیں کہ دعوت کے ان تک پہنچنے سے قبل مختلف قسم کے حرام کاموں میں اور خدا بیزار زندگی میں مبتلا تھے وہ دعوت کا اثر قبول کرنے کے بعد نہ صرف یہ کہ نہایت صالح مسلمان بنے، بلکہ پُر ہمت اور منہمک داعی بنے ہوئے ہیں، لاکھوں آدمی جو آزادانہ زندگی میں مبتلا رہ چکے ہیں وہ اب دیکھنے میں مولوی ملا اور عملی طور پر دینی زندگی میں سرشار نظر آتے ہیں۔

یہ سب نتیجہ ہے دعوتی زندگی اختیار کرنے کا اور اللہ تعالیٰ کے حکم و دعوت کی تعمیل کا، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو دعوت کی یہ کوششیں جو بے غرض طریقہ سے کی جا رہی ہیں، خواہ جماعت تبلیغ کی ہوں خواہ دوسری دعوتی عمل رکھنے والی جماعتوں کی ہوں امت مسلمہ کی حفاظت و ترقی کے بہترین نتائج پیدا کریں گی اور کم از کم اس امت کے بقاو تحفظ کا ذریعہ ثابت ہوں گی۔ ☆☆

آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی

ختم نبوت پر ایمان اور ناموس صحابہ واہل بیت کی قراردادیں متفقہ منظور

۱۹۷۴ء کی قرارداد کو آزاد کشمیر کے قانون کا حصہ بنایا جائے، حکومت اور اپوزیشن ارکان کا مکمل حمایت کا اعلان

مظفر آباد (نمائندہ جنگ) آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور ناموس رسالت، ناموس صحابہ و اہل بیت کے حوالے سے پیش کردہ دونوں قراردادیں اتفاق رائے سے منظور کر لی گئیں۔ قراردادیں حکومتی ممبران پیر سید علی رضا بخاری اور راجہ محمد صدیق خان کی جانب سے ایوان میں پیش کی گئی تھیں۔ قراردادوں میں کہا گیا ہے کہ قادیانی، احمدی یا لاہوری گروہ، فرقہ غیر مسلم ہیں۔ انہیں قانون ساز اسمبلی ۱۹۷۴ء کی متفقہ طور منظور کردہ قرارداد کے مطابق غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے، لہٰذا ۱۹۷۴ء کی اس قرارداد کو آزاد جموں و کشمیر کے قانون کا حصہ بنایا جائے، نادرا ریکارڈ اور الیکشن کمیشن میں قادیانیوں کا بطور غیر مسلم اندراج، مذکورہ فرقے کی جانب سے خود کو مسلم کہنے پر فوجداری مقدمات کا اندراج، عبادت خانوں کو مسجد کہنے یا لکھنے، اذان دینے، قادیانی یا احمدی مبلغین کو ارتدادی سرگرمیوں سے روکا جائے اور اس بارے میں متعلقہ تمام تھانوں کو واضح ہدایات جاری کی جائیں۔ گستاخ رسول، صحابہ و اہل بیت کے خلاف قومی اسمبلی کی طرز پر قانون سازی کی جائے۔ وزیر اعظم آزاد کشمیر، اسپیکر، سینئر وزیر اور کابینہ کے جملہ اراکین سمیت ممبران اسمبلی نے ہاتھ اٹھا کر خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت، عقیدت اور ختم نبوت کا ایک بار پھر اظہار کیا۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے وزیر اعظم آزاد کشمیر راجہ محمد فاروق حیدر خان نے کہا کہ آزاد کشمیر میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے جلد قانون سازی کریں گے۔ گستاخ رسول کے بارے میں بھی قانون سازی کی جا رہی ہے، فیس بک یا دیگر سوشل میڈیا ویب سائٹس ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں مگر اس کے باوجود انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ اس بارے میں اقدامات کرے۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۷ اپریل ۲۰۱۷ء)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

جامعہ خالد بن ولید ٹھینگی وہاڑی: ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے مایہ ناز شاگرد، استاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت مولانا ظفر احمد قاسم مدظلہ دارالعلوم کبیر والا کے فاضل، کردار وگفتار کے غازی اور نامور عالم دین ہیں۔ چند سال قبل آپ نے وہاڑی کے مضافات ”ٹھینگی کالونی“ کے متصل جامعہ خالد بن ولید کے نام سے شاندار مدرسہ کا آغاز کیا، جو دیکھتے ہی دیکھتے ”جامعہ“ کی شکل اختیار کر گیا، جہاں اعدادیہ سے دورۂ حدیث تک تمام اسباق ہوتے ہیں اور سینکڑوں علماء کرام دستار فضیلت حاصل کر چکے ہیں۔ راقم نے درخواست کی کہ جناب ختم کورس کے سلسلہ میں طلبا میں بیان کے لئے آنا چاہتا ہوں۔ مولانا نے فرمایا کہ کبھی معمول سے ہٹ کر بھی آجایا کرو، ۳۱ مارچ کو ختم بخاری شریف کی تقریب ہے، اس میں بھی شمولیت اختیار کرلو تو راقم حسب الحکم حاضر ہوگیا، معلوم ہوا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر پیر طریقت حضرت اقدس حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم کے خدام اور صوفیاء کا اجتماع بھی سارا دن رہا۔ جس میں حضرت والا کے ایمان افروز بیانات ہوتے رہے۔ بندہ جب پنڈال میں حاضر ہوا تو جامعہ کے ایک طالب علم مولوی شکیل احمد، مولانا قاسم کا سلسلۃ السند بیان کر رہے ہیں۔ مولوی شکیل احمد کا سلسلہ سند بیان کرنا اس میں ایک نرالی بات یہ دیکھی کہ موصوف نے مولانا ظفر احمد قاسم مدظلہ سے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس ”سلسلۃ الذہب“ کے اساتذۂ کرام کے سن وصال کو بھی ساتھ ساتھ بیان کیا۔ نیز عزیز موصوف نے اپنے استاذ محترم سے لے کر ”سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام اساتذہ قرآن کا تذکرہ وسلسلہ بھی سن وفات کے ساتھ بیان کیا۔ عزیز القدر نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب کو بھی بیان کیا۔

مولوی شکیل اپنے والد کے ساتھ کینوں، مالٹے کی ریڑھی پر کینوں بیچ رہا تھا تو مولانا ظفر احمد قاسم نے رکے، کینوں خریدے اور اس جوہر نایاب کو اس کے والد محترم سے مانگ لیا۔ والد محترم بھی سعادت مند ثابت ہوئے کہ مولانا کے مانگنے سے اپنے فرزند ارجمند کو مولانا کے سپرد کردیا۔ مولانا نے برخوردار کی خوب تعلیم وتربیت کی، اس سال اس نے دورہ کیا۔

مولوی شکیل استاذ محترم کی خصوصی توجہات سے عربی مادری زبان کی طرح فرفر بولتا ہے، بات لمبی ہوگئی۔ راقم نے پہلی گفتگو مولوی شکیل احمد کی سنی، حضرت خاکوانی صاحب دامت برکاتہم کے ایک خلیفہ مولانا شاہنواز فاروقی جو جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے استاذ، گوجرانوالہ کی ایک مسجد کے خطیب اور ابھرتے ہوئے خطیب ہیں، حضرت خاکوانی صاحب دامت برکاتہم کی روحانی توجہات نے اس نوجوان عالم دین کو گوہر آبدار بنادیا ہے۔ موصوف نے معراج النبی کب، کیسے کیوں اور معراج سے ہمیں کیا ملا، اس عنوان پر معلوماتی، مدلل، مبرہن خطاب کیا۔

راولپنڈی کے معروف عالم دین حضرت مولانا سید چراغ الدین شاہ مدظلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث پر فاضلانہ درس دیا۔

ہمارے حضرت خاکوانی صاحب نے پورے مجمع کو عمومی توبہ کرائی۔ اس طرح یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ مولانا ظفر احمد قاسم مدظلہ فرمارہے ہیں کہ گزشتہ سال ختم بخاری کے موقع پر معروف مبلغ مولانا طارق جمیل مدظلہ تشریف لائے تھے۔ اس سال کا اجتماع کمیت کے اعتبار سے گزشتہ سال سے کم تھا، لیکن کیفیت کے اعتبار سے گزشتہ سال سے بہتر ہے۔

راقم نے مولانا کی سرکردگی وسرپرستی میں یکم اپریل صبح کی نماز کے بعد خطاب کیا، جس میں بارہ ساتھیوں نے نام لکھوائے۔

مولانا ہارون الرشید رشیدیؒ: جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں ایک عرصہ تک زیر تعلیم رہے۔ دورۂ حدیث شریف جامعہ اشرفیہ لاہور سے کیا اور نامور علماء دین شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رائے پوریؒ، مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدیؒ، مولانا عبدالمجید انورؒ، مولانا مختار احمدؒ اور علامہ غلام رسولؒ سے درجہ خامسہ تک تعلیم حاصل کی۔ مشکوٰۃ شریف مفتی عطاء اللہؒ سے اوکاڑہ میں پڑھی، جبکہ دورۂ حدیث شریف جامعہ اشرفیہ لاہور سے کیا۔ جامعہ میں انہیں فاضل اجل حضرت علامہ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ، حضرت اقدس صوفی محمد سرور مدظلہم، حضرت مولانا عبیداللہ اشرفیؒ، حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفیؒ جیسے جبال العلم شخصیات سے تعلیم حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور آپ نے ۱۹۸۱ء میں دورۂ حدیث شریف کیا۔ فراغت کے بعد چونی میں دارالعلوم دینیہ قائم کیا، جسے اللہ پاک نے چند سالوں میں ترقی سے سرفراز فرمایا۔ جہاں موقوف علیہ تک تمام اسباق ہوتے ہیں۔ بہت بااخلاق، ملنسار اور نفس کش انسان

تھے۔ مادری زبان میواتی تھی۔ چونکی اور مضافات میں میواتی قوم کثرت سے آباد ہے۔ حضرت مولانا قاری محمد ابراہیم مدظلہ اور آپ کی شبانہ روز محنت نے میواتی زبان بولنے والوں میں انقلاب برپا کردیا، سینکڑوں سے متجاوز خاندانوں کو اللہ پاک نے دین کی عظمت سے سرفراز فرمایا، مجلس اور اس کے عمائدین، قائدین خوردوکلاں سے یکساں محبت فرماتے۔ بندہ ۱۹۹۰ء میں بہاولپور سے لاہور آیا تو لاہور سے لے کر خانیوال تک کوئی مبلغ نہ تھا۔ شجاع آباد آتے جاتے مرحوم سے ملاقات ہوجاتی۔ مرحوم نے دارالعلوم دیپہ میں تدریس کے ساتھ ساتھ جامع مسجد فاروق اعظمؓ (نورانی مسجد) میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے شروع کئے تو آپ کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا ہوگیا، خطابت وتقریر میں بھی خوبصورتی پیدا ہوگئی۔ کچھ عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۶؍جولائی ۲۰۱۵ء کو انتقال فرمایا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے برادر خورد قاری نورمحمد شاکر زید مجدہ نے دارالعلوم دیپہ اور دوسرے بھائیوں سے مل کر گھریلو معاملات کو سنبھال لیا۔ چنانچہ قاری نور محمد شاکر مدظلہ کا فون آیا کہ ۳؍اپریل کو مولانا ہارون الرشید رشیدیؒ کی دو بچیوں کا نکاح ہے اور نکاح کا خطبہ اور ایجاب وقبول آپ نے کرانا ہے۔ ضلعی مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے کہا کہ اسی روز مغرب کے بعد ایک بستی میں اور عشاء کے بعد دوسری بستی میں بیان بھی ہوگا۔ ۲؍اپریل ظہر کی نماز کے بعد مولانا حافظ محمد اشرف انھوال مہتمم مدرسہ عبداللہ ابن عباسؓ، مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مولانا قاری رضاء الحق قاسمی کی معیت میں میرج سینٹر میں محفل نکاح میں شرکت کی اور خطبۂ نکاح اور ایجاب وقبول کرایا۔ اللہ پاک ہمارے بھائی مولانا ہارون الرشید رشیدیؒ کی دونوں بچیوں کو ان کے گھروں میں آباد وشاداب رکھیں۔

جامع مسجد نفیس کا سنگ بنیاد: حافظ محمد اشرف انھوال حفظہ اللہ کا اصلاحی تعلق ہمارے حضرت اقدس سید نفیس الحسینیؒ سے رہا ہے۔ موصوف نے گلشن سبحان ہاؤسنگ اسکیم چونکی میں جامع مسجد نفیس کے سنگ بنیاد میں شرکت کی سعادت بخشی۔ اللہ پاک اس مسجد کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ آمین۔

جامع مسجد طوطل میں بیان: طوطل کی جامع مسجد میں دوستوں نے جلسہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد اور راقم کے بیانات ہوئے۔ راقم نے معراج النبی کے عنوان پر معروضات پیش کیں۔ قاری نورمحمد شاکر نے خصوصی شرکت کی جبکہ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے اسی روز عصر کے بعد مدرسہ تعلیم القرآن میں مولانا رضاء الحق القاسمی کی دعوت پر بیان کیا۔

جامع مسجد جاگووالا میں جلسہ: جامع مسجد جاگووالا میں عشاء کی نماز کے بعد مولانا محمد اسلم طارق کی دعوت پر جلسہ میں شرکت کی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا عبدالرزاق مجاہد اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ جلسہ رات گئے تک جاری رہا۔

جامعہ محمدیہ ریتالہ خورد: استاذ الحفاظ و القراء حضرت قاری سید تقویؒ نے ریتالہ خورد میں مدرسہ محمدیہ کے نام سے شروع کیا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا سید اکرام اللہ تقوی حفظہ اللہ نے مدرسہ کا نظم سنبھالا ہوا ہے۔ درجہ سادسہ تک اسباق پڑھائے جاتے ہیں، جبکہ بنات کے شعبہ میں عالمیہ تک کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ ظہر کی نماز کے بعد جامعہ محمدیہ میں محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ترغیبی بیان ہوا جس میں رابعہ، خامسہ، سادسہ کے تقریباً دس طلبا نے چناب نگر کورس میں شرکت کا وعدہ کیا۔ بعد نماز عصر کی مسجد ریتالہ خورد میں محمد اسماعیل شجاع آبادی جبکہ قبل عصر مولانا عبدالرزاق مجاہد کے بیانات ہوئے۔

جامعہ محمودیہ اوکاڑہ میں بیان: جامعہ محمودیہ کی جامع مسجد کی بنیاد ۱۹۳۴ء میں فاضل دیوبند مولانا ضیاء الدینؒ نے رکھی۔ اس وقت مدرسہ کا نظم ایک کمیٹی نے سنبھالا ہوا ہے۔ قبل از عشاء جامعہ محمودیہ میں محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ترغیبی بیان کیا، جس میں کئی ایک طلباء نے کورس میں شرکت کا عزم کیا۔ رات کا قیام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے امیر مولانا قاری محمد الیاس مدظلہ کے مدرسہ میں ہوا اور صبح کی نماز کے بعد محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیان کیا، بیان کے بعد فیصل آباد کے لئے روانہ ہوگئے۔

جامعہ عبیدیہ کا سالانہ اجتماع: جامعہ عبیدیہ کی بنیاد سیدی ومرشدی حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم نے اپنے شیخ محترم امام الہدیٰ، جانشین شیخ التفسیر مولانا عبیداللہ انور قدس سرہ کے نام پر رکھی۔ جامعہ صرف مدرسہ ہی نہیں بلکہ خانقاہ ہے، ہر سال صوفیاء کرام کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ امسال ۴تا۶؍اپریل کو سالانہ اجتماع صوفیاء کرام منعقد ہوا، جس کی کئی نشستیں منعقد ہوئیں۔

۴؍اپریل افتتاحی بیان امام العارفین حضرت قدس سیدی ومرشدی مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ کے فرزند ارجمند اور جانشین مولانا صاحبزادہ عزیز احمد بہلوی مدظلہ نے فرمایا۔ آپ سے پہلے جامعہ کے استاذ مولانا قاری عبدالرحمٰن کی نے تلاوت اور حافظ آفتاب احمد متعلم جامعہ عبیدیہ نے نعت پیش فرمائی۔ بعد نماز عصر ملفوظات بہلویؒ کی مختصر تعلیم اور ختم خواجگان منعقد ہوا۔ بعد نماز مغرب مولانا محمد شفیع اور مولانا یٰسین الٰہی کے بیانات ہوئے اور حضرت اقدس سیدی ومرشدی سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم نے سلسلہ قادریہ کے مطابق ذکر جہری کرایا اور عشاء کے بعد بھی سیدی ومرشدی دامت برکاتہم کا اصلاحی بیان ہوا۔ ۵؍اپریل تہجد کی نماز کے بعد حضرت جی مدظلہم کے خلیفہ مجاز مولانا علی حسنین نے اصلاحی بیان فرمایا اور ذکر کرایا۔ فجر کی نماز کے بعد

مولانا عبدالرشید، مولانا عبدالحق، مولانا ابوبکر، صوفی شیر خان اور مولانا عبدالقادر کے بیانات ہوئے۔ مجلس ذکر اور دعا مولانا ذبیح اللہ نے کرائی، بعدازاں آرام، طعام کا وقفہ ہوا اور یہ وقفہ ظہر تک رہا۔ بعد نماز ظہر محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حضرت والا کے حکم و اجازت سے امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور، احادیث طیبہ کی روشنی میں کے عنوان سے خطاب کیا۔ بعدازاں حضرت والا کے خلیفہ مجاز نبیرہ حضرت بہلویؒ، مولانا مفتی محمد انور مانکوٹ کے جامعہ اشرفیہ کے مہتمم، ڈیرہ غازی خان کے مولانا منظور احمد کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز عصر مولانا فیاض جاوید نے مختصر تعلیم اور جامعہ عبیدیہ کے استاذ الحدیث مولانا خالد محمود مدنی، مولانا مفتی ابوبکر کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز مغرب حضرت اقدس سیدی و مرشدی دامت برکاتہم نے بیان اور ذکر کرایا بعد نماز عشاء جمعیت علماء اسلام کے قائمقام جنرل سیکریٹری مولانا محمد امجد خان اور مولانا سید محمد زکریا کے بیانات ہوئے۔ تلاوت قاری رشید احمد اعظمی اور نعت عارف طاہر نے پیش کی۔ مولانا عبدالرؤف اور حضرت جی دامت برکاتہم نے وعظ فرمایا۔

۶/اپریل تہجد کی نماز کے بعد مولانا غلام یٰسین نے بیان کیا، جبکہ مجلس ذکر حضرت جی کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا اصغر علی مدظلہ نے کرائی۔ صبح کی نماز کے بعد جامعہ کے استاذ الحدیث اور حضرت جی کے خلیفہ مجاز مولانا ندیم احمد القاسمی فاضل دارالعلوم دیوبند نے خطاب کیا۔ مجلس ذکر حضرت جی کے خلیفہ مجاز اور ہمارے حضرت بہلوی ثانیؒ (مولانا عبدالحئی بہلویؒ) کے خادم مولانا عبدالغفار بلوچ کوئٹہ نے کرائی۔ دعا مولانا محمد جمیل مدظلہ نے کرائی۔ فضائل درود شریف پر حضرت مولانا سید عبدالقادر گیلانی تلمبہ شریف نے خطاب فرمایا۔ مفتی عمر خالد، مولانا قاری امان اللہ کے بیانات ہوئے، دعا حضرت مولانا حافظ شاہد حسن نے کرائی۔ ظہر کی نماز کے بعد مولانا سید مطیع الرحمن عباسی ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد موسیٰ مولانا سید اصغر شاہ، مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتان نے بیانات فرمائے، جبکہ دعا خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ نے کرائی۔ مغرب کے بعد کی نشست میں حضرت مولانا کے خلفا کرام کے بیانات کے علاوہ معروف خطیب مولانا محمد رفیق جامی کا ولولہ انگیز خطاب ہوا۔

آخری نشست: تلاوت قاری محمد لقمان کراچی نے کی۔ نعت معروف ثناخواں جناب طاہر بلال چشتی نے پیش کی۔ مولانا سید محمد زکریا شاہ نے خطاب فرمایا، جبکہ بخاری شریف کی آخری حدیث کا سبق علیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ کے جانشین مولانا منیر احمد منور مدظلہم نے پڑھایا۔ آخری بیان و ہدایات حضرت جی دامت برکاتہم نے دیں۔ امسال فارغ ہونے والے ۱۲ علماء کرام، ۳۱ حفاظ کرام، ۹ قرأ کرام کی دستار بندی۔ شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور، حضرت جی دامت برکاتہم، مولانا ندیم احمد القاسمی، مولانا مفتی محمد قاسم، محمد اسماعیل شجاع آبادی اور دیگر علماء مشائخ عظام کے ہاتھوں ہوئی۔ جامعہ عبیدیہ کے سالانہ اجتماع میں ذکر وفکر کی مجالس قائم رہیں۔ جامعہ اور خانقاہ کے در و دیوار اللہ تعالیٰ کی صداؤں سے گونجتے رہے۔ جانشین امام الہدیٰ مولانا میاں محمد اجمل قادری مدظلہ کی کمی شدت کے ساتھ محسوس کی گئی۔ ☆☆

حکمران حضور اکرم ﷺ کی عزت وآبرو کا تحفظ کریں: مولانا شجاع آبادی

چوکی:.....عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چک نمبر ۴۰ جاگووالا میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی سرپرستی دارالعلوم دینیہ کے ناظم قاری نور محمد شاکر اور مولانا محمد سلیم طارق خطیب جامع مسجد عثمانیہ نے کی اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ کانفرنس کا آغاز حافظ امین طارق کی تلاوت اور نعت رسول مقبول سے ہوا۔ مولانا محمد اسحاق اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلع قصور کے مبلغ مولانا عبدالرزاق نے بیان میں کہا کہ قانون تحفظ ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں یہودیوں کعب بن اشرف یہودی، ابورافع ابوعفک نے گستاخی کا ارتکاب کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا۔ فتح مکہ کے موقع پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قریش کو معاف کردیا، لیکن ابن خطل کے متعلق فرمایا کہ: وہ غلاف کعبہ میں بھی چھپا ہوا ہو تو اسے وہاں بھی قتل کردو اور ایسے ہی اس کی دو لونڈیاں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نظمیں پڑھا کرتی تھیں، انہیں بھی قتل کرنے کا حکم دیا۔ تاریخ اسلام ایسے واقعات سے بھری ہوئی ہے، لہٰذا حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وآبرو کا تحفظ کریں۔ کانفرنس میں سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ علاقے کے علماء کرام نے خصوصی شرکت کی قاری نور محمد نے چوکی سے، مولانا زبیر احمد، مولانا صفی اللہ، بڈھانہ سے قاری یونس، شیخم سے مولانا رضاء القاسمی، برج مہالم سے حافظ اشرف اٹھوال نے پرانی چوکی سے، مولانا یوسف نے بھوروال سے، مولانا آصف نے کھڈیاں سے شرکت کی۔ مولانا محمد عثمان، جمعیت علماء اسلام ملاں والا بائی پاس چوکی نے رفقاء سمیت شرکت کی۔

مولانا عبدالواحد،کوئٹہ

تذکرہ وتعارف

مولانا عبدالواحد حضرت مولانا منیر الدین کی وفات کے بعد سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے امیر چلے آرہے تھے، بہت ہی نڈر اور مرد مجاہد تھے۔ فنا فی ختم نبوت تھے۔ ان گنتے چنے افراد میں سے تھے، جو ختم نبوت کی تحریک اور عقیدہ میں فنا تھے۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ختم نبوت زندہ، آپ کا وظیفہ حیات تھے، کسی دینی مسئلہ میں گرفتار ہوگئے جب رہائی ہوئی تو جیل کی چار دیواری سے باہر نکلتے ہی ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ مستانہ بلند کیا، جس سے جیل کے درو دیوار بھی گونج اٹھے۔

جنرل پرویز مشرف کا دور اقتدار تھا، مرحوم ۱۲ ربیع الاول کو منعقد ہونے والی میلاد کانفرنس میں شریک ہوئے، جب آپ کی باری آئی تو آپ نے پرویز مشرف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: پرویز مشرف ٹول مسلمانان پاکستان ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ٹول مسلمانان (تمام مسلمان) کھڑے ہوجاؤ کہ ہم ناموس رسالت کے تحفظ کے قانون میں ترمیم برداشت نہیں کریں گے۔

جناب پروفیسر محمود احمد غازیؒ پرویز کی کابینہ میں مذہبی امور کے وفاقی وزیر تھے، انہوں نے کہا کہ صدر صاحب فرماتے ہیں کہ ہم ترمیم نہیں کررہے۔

مولانا نے فرمایا کہ صدر مملکت خود کیوں نہیں بولتا، چنانچہ پرویز مشرف کو کہنا پڑا کہ ناموس رسالت کے قانون میں کوئی ترمیم نہیں کریں گے۔

مولانا دبنگ پٹھان مولوی تھے، حق بات ڈنکے کی چوٹ کہتے تھے۔ پشتو کے نامور خطیب تھے، سنگ دل سے سنگ دل آدمی بھی ان کی تقریر سن کر آنسو بہانے پر مجبور ہوجاتا۔

بنیادی طور پر چمن کے رہنے والے تھے، قبائلی علاقہ کے جرگہ سسٹم میں انہیں مہارت حاصل تھی۔ باہمی تنازعات کو نمٹانے میں مہارت کاملہ رکھتے تھے۔ عرصہ دراز سے قندھاری بازار کی جامع مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض دیتے آرہے تھے۔

سادگی میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ رہائش، خوراک وغیرہ میں پٹھانوں والی سادگی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن چلے آرہے تھے، ہر سال آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر اور مرکزی شوریٰ کے اجلاسوں میں شرکت فرماتے۔ چناب نگر کانفرنس میں آپ کا بیان دلچسپی سے سنا جاتا۔ ملتان کی کانفرنسوں میں کئی مرتبہ آپ کے بیانات ہوئے، حالانکہ آپ کی اردو بھی پشتو ہوتی تھی، لیکن بایں ہمہ مجمع گوش برآواز ہوتا۔ آپ بیک وقت طرز بھی لگاتے اور جوش و خروش کا اظہار بھی کرتے۔

آپ کے ساتھ لورالائی، ژوب، چمن، مستونگ وپچھ کے کئی اسفار ہوئے۔ ہم انہیں چھیڑتے تاکہ آپ کی دلچسپ گفتگو سے محظوظ ہوں۔ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ بیماری اور علاج معالجہ ساتھ ساتھ چلتے رہے، تاآنکہ وقت موعود آن پہنچا، آپ کی نماز جنازہ بتاریخ یکم اپریل کوئٹہ میں پڑھائی گئی۔ امامت کا اعزاز آپ کے فرزند ارجمند جناب مولانا مفتی محمد احمد نے حاصل کیا۔

آپ کا جسد خاکی تدفین کے لئے آبائی علاقہ عدا کاپر چمن لایا گیا، جہاں نماز جنازہ کی امامت مولانا نور محمد (برادر) نے کی اور آپ کو آپ کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ اللہم اغفرلہ، وارحمہ، وعافیہ وبرد مضجعہ۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا شجاع آبادی فیصل آباد کے دورہ پر

فیصل آباد (مولانا عبدالرشید غازی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۳تا۶ اپریل کو تین روزہ دورہ پر فیصل آباد تشریف لے آئے۔

جامعہ فاروق اعظم میں بیان: جامعہ فاروق اعظم کی جھنگ روڈ پر شیخ الحدیث مولانا سید نذیر احمد شاہ مدظلہ نے بنیاد رکھی۔ مدرسہ دیکھتے ہی دیکھتے جامعہ کی شکل اختیار کیا۔ اس وقت جامعہ میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ شاہ صاحب بخاری شریف کا درس خود دیتے ہیں۔ استاذ محترم نے ۴ اپریل کو ظہر کی نماز کے بعد جامعہ کے طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب فرمایا اور چناب نگر کورس میں شرکت کی ترغیب دی۔ دس طلبا کرام نے نام لکھوائے۔

مدرسہ اشرف المدارس میں بیان: اسی روز جامعہ اشرف المدارس گوردونانک پورہ میں مغرب کے بعد بیان کیا۔ مدرسہ اشرف المدارس کی بنیاد قیام پاکستان کے متصل بعد ۱۹۴۸ء میں مولانا عبدالرحمن امرتسریؒ نے رکھی۔ اس وقت مدرسہ کا انتظام والنصرام مولانا عبیداللہ گورمانی مدظلہ کے ہاتھ میں ہے۔ جامعہ ہذا ۱۹۵۳ء کی تحریک کے زمانہ سے ختم نبوت کا مرکز رہا ہے۔ استاذ محترم نے مغرب کے بعد جامعہ میں بیان فرمایا۔

جامعہ امدادیہ میں بیان: جامعہ امدادیہ کی بنیاد استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمدؒ نے رکھی۔ ہر سال جامعہ ہذا سے سینکڑوں علماء کرام، حفاظ وقراء سند اور دستار فضیلت حاصل کرتے ہیں۔ ہر سال استاذ محترم تشریف لاتے ہیں امسال ۵ اپریل کو عصر کی نماز کے بعد بیان فرمایا، جس میں پچاس سے زائد طلبا نے چناب نگر کورس کے لئے نام لکھوائے۔

مرزا قادیانی کا تعارف و کردار

(۳۴)

حافظ عبید اللہ

حدیث پیش کرتے ہوئے اس کے الفاظ حذف کردینا

جیسا کہ میں نے شروع میں ذکر کیا کہ جماعت مرزائیہ کا یہ کہنا ہے کہ احادیث رسول میں استعارے ہی استعارے ہیں، چنانچہ مرزا قادیانی نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ احادیث میں جو یہ ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجال کو اپنے حربے سے قتل کریں گے، اس سے مراد کوئی ظاہری ہتھیار نہیں بلکہ اس سے مراد روحانی ہتھیار اور حربہ ہے (جسے مرزا دلائل کا ہتھیار کہتا ہے) اس نے اپنی اس مرزائی منطق کے حق میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث پیش کی اور لکھا:

”کما یدل علیہ حدیث رُوِيَ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل اخی عیسیٰ بن مریم علی جبل أفیق اماماً هادیاً حکماً عدلاً بیدہ حربة یقتل به الدجال فقد ظهر من هذا الحدیث أن الحربة سماویة لا أرضیة فالقتل امر روحانی لا جسمانی“

ترجمہ: ”اس پر حضرت ابن عباسؓ سے مروی حدیث دلالت کرتی ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: ”میرے بھائی مریم کے بیٹے عیسیٰ جبل افیق پر نزول فرمائیں گے ہدایت دینے والے امام بن کر اور انصاف کرنے والے حاکم بن کر، ان کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا جس سے وہ دجال کو قتل فرمائیں گے، اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ وہ حربہ آسمانی ہوگا نہ کہ زمینی پس (دجال کا) قتل بھی روحانی طور پر ہوگا نہ کہ جسمانی طور پر۔“ (حمامۃ البشریٰ رخ جلد 7 صفحہ 313، 314)

مرزا نے یہ حدیث اپنے حق میں دلیل کے طور پر پیش کی اور اس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ دجال کا قتل روحانی طور پر ہوگا نہ کہ جسمانی طور پر، ہم مرزا کے اس استدلال سے صرف نظر کرتے ہوئے یہاں صرف مرزا کے اس فریب اور خیانت کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں جس کا مظاہرہ اس نے اس حدیث کے الفاظ پیش کرتے ہوئے کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مرزا نے اس میں سے ”من السماء“ کے الفاظ نکال دیے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت کنز العمال میں بحوالہ ابن عساکر موجود ہے اور حافظ ابن عساکرؒ نے تاریخ دمشق المعروف بتاریخ ابن عساکر (جلد 47 صفحہ 504) میں پوری سند کے ساتھ روایت کی ہے، اس کے پورے الفاظ ہیں ”ینزل اخی عیسیٰ بن مریم من السماء علی جبل أفیق ...... الی آخر الحدیث“ یعنی میرے بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے، لیکن ”من السماء“ کا لفظ چونکہ مرزا کے خلاف جاتا تھا اس لئے اس نے حدیث تو اپنی دلیل کے طور پر پیش کی لیکن یہ لفظ نکال دیا اور ایک علمی خیانت کا مرتکب ہوا۔

مرزائی مربیوں کا شوشہ: مرزائی مربی مرزا کی اس خیانت کی کوئی توجیہ پیش نہیں کر سکتے، لیکن توجہ ہٹانے کے لئے یہ شوشہ چھوڑتے ہیں کہ اس روایت کی سند پیش کرو، یہ روایت صحیح نہیں ہے اس روایت میں جبل افیق پر نازل ہونے کا ذکر ہے جبکہ دوسری روایات میں دمشق میں نازل ہونے کا ذکر ہے لہٰذا یہ روایت قابل قبول نہیں وغیرہ۔ ہم ان سے صرف یہ پوچھتے ہیں کہ یہ روایت مرزا نے اپنے حق میں دلیل پیش کی ہے، اور اس نے اس روایت کو ہرگز ضعیف نہیں لکھا، ہمارا تو صرف یہ سوال ہے کہ اس نے یہ روایت پیش کی اور اس کے الفاظ کھا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟ جبکہ ترجمے میں وہ خود لکھ بھی رہا ہے کہ حربہ آسمانی ہوگا، لیکن آسمان کا لفظ جان بوجھ کر ذکر نہ کیا، کہیں اس کی یہ وجہ تو نہیں کہ وہ چیلنج دے چکا تھا کہ کسی حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا ذکر نہیں ہے؟ کیا خیانت کرنے والا نبی ہوسکتا ہے؟، نیز مرزا کا اپنا دعویٰ پہلے مذکور ہوا جس میں اس نے لکھا ہے کہ: ”خدا نے مجھے مسیح موعود مقرر کر کے بھیجا ہے اور مجھے بتادیا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے اور فلاں جھوٹی ہے۔“ (رخ جلد 17 صفحہ 454) کیا جب مرزا نے اس حدیث سے اپنے حق میں استدلال کیا تو اسے پتہ نہیں تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے؟ مرزا کا اس حدیث سے استدلال کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کے نزدیک یہ حدیث بالکل صحیح اور ثابت شدہ ہے، پھر اگر اس روایت کو ضعیف بھی فرض کرلیا جائے تو کیا مرزا کو یہ حق مل جاتا ہے کہ وہ اس کو بیان کرتے ہوئے اس کے کچھ الفاظ حذف کر دے؟۔

حدیث رسول میں اپنی طرف سے الفاظ کا اضافہ

دوستو! مرزا نے نہ صرف احادیث لکھتے وقت الفاظ میں تبدیلی اور قطع و برید کی بلکہ اس نے حدیث کے اندر اپنی طرف سے الفاظ کا اضافہ بھی کیا، اس کی ایک مثال پیش خدمت ہے، صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کے بارے

میں ایک مشہور حدیث شریف ہے جس کے الفاظ ہیں "کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم" "اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب مریم کے بیٹے تمہارے اندر نازل ہوں گے اور (اس وقت) تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔ اس حدیث کی وضاحت صحیح مسلم کی ایک دوسری حدیث کرتی ہے جس کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے (اس وقت مسلمان نماز کی تیاری میں ہوں گے) تو ان کا امام آپ سے عرض کرے گا کہ آئیے ہمیں نماز پڑھائیں تو آپ فرمائیں گے نہیں (تم ہی پڑھاؤ) کیونکہ اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر امیر بنایا ہے اور یہ اللہ کی طرف سے اس امت (محمدیہ) کی تکریم ہے۔ (صحیح مسلم: حدیث نمبر 156 باب نزول عیسیٰ بن مریم)، لیکن مرزا قادیانی نے صحیح بخاری کی حدیث میں یہ تحریف معنوی کرنے کی کوشش کی کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ابن مریم نازل ہوگا وہ تم ہی میں پیدا ہوگا، چنانچہ اس نے لکھا:

"پس ان لفظوں پر خوب غور کرنی چاہیے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ ابن مریم کی تصریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا جو تم میں سے ہی ہوگا اور تم میں سے ہی پیدا ہوگا (یہ پیدا ہونا کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ ناقل) گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وہم کو دفع کرنے کے لئے جو ابن مریم کے لفظ سے دلوں میں گذر سکتا تھا بعد کے لفظوں میں بطور تشریح فرمادیا کہ اس کو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بل ھو امامکم منکم۔"

(ازالہ اوہام، رخ جلد 3 صفحہ 124-125)

جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز "بل ھو امامکم" کے الفاظ کے ساتھ ابن مریم کی تشریح نہیں فرمائی اور نہ صحیح بخاری میں یہ الفاظ ہیں، یہ مرزا قادیانی کا اپنے ذہن کی تشریح کو حدیث میں ڈالنا ہے۔

آخر میں مرزا قادیانی کا اپنا ایک بیان پیش کر کے فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں، مرزا نے لکھا تھا:

"جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔" (چشمہ معرفت، رخ جلد 23 صفحہ 231)

بائبل پر بولے گئے مرزا کے جھوٹ:

دوستو! مرزا قادیانی نے نہ صرف قرآن کریم اور حدیث رسول میں تحریفات لفظیہ ومعنویہ کیں بلکہ اس نے تورات وانجیل (بائبل) کو بھی معاف نہیں کیا اور اپنے جھوٹے دعوؤں کو ثابت کرنے کیلئے موجودہ بائبل پر بھی جھوٹ بولے، جن کے چند نمونے ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مشہور زمانہ جھوٹوں میں ایک جھوٹ یہ بھی لکھا تھا کہ:

"قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔"

(کشتی نوح، رخ جلد 19 صفحہ 5)

قرآن کریم پر تو مرزا نے یہ صریح اور کھلا جھوٹ بولا ہے (جیسا کہ پہلے بیان ہوا) اسی صفحے کے حاشیے میں مرزا نے توریت وانجیل کے حوالے بھی ذکر کیے ہیں جہاں اس کے بقول یہ ذکر ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گی چنانچہ لکھا:

"مسیح موعود کے وقت طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کتابوں میں موجود ہے۔ زکریا ۱۴:۱۲، انجیل متی ۲۴:۸، مکاشفات ۲۲:۸۔"

(کشتی نوح، رخ جلد 19 صفحہ 5 حاشیہ)

یعنی مرزا کے دعوے کے مطابق عہد نامہ قدیم کی کتاب (زکریا) کے باب 14 کی آیت 12، عہد نامہ جدید کی کتاب متی کی انجیل کے باب 24 کی آیت 8 اور اسی عہد نامہ جدید کی آخری کتاب مکاشفہ کے باب 22 کی آیت 8 میں یہ مذکور ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ آئیے ہم دیکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا کتابوں میں کیا لکھا ہے؟

عہد نامہ قدیم کی کتاب (زکریا، باب 14 کا حوالہ)

ہمارے سامنے اس وقت بائبل کا اردو ترجمہ ہے جو "کتاب مقدس" کے نام سے پاکستان بائبل سوسائٹی کا شائع کردہ ہے (یاد رہے کہ بائبل کے نام سے جو کتاب آج کے زمانے میں موجود ہے وہ دو حصوں پر مشتمل ہے ایک حصے کو عہد نامہ قدیم یا Old Testament کہتے ہیں اس میں توریت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے انبیاء کی طرف منسوب کتابیں وغیرہ ہیں، دوسرا حصہ عہد نامہ جدید یا New Testament کہلاتا ہے اس میں چار مختلف انجیلیں اور پولس وغیرہ کے خطوط ہیں)، سب سے پہلے عہد نامہ قدیم کی کتاب (زکریا، باب 14: آیت 12) پیش ہے:

"آیت 12: خدا سب قوموں پر جنہوں نے یروشلم سے جنگ کی یہ عذاب نازل کرے گا کہ کھڑے کھڑے ان کا گوشت سوکھ جائے گا، ان کی آنکھیں چشم خانوں میں گل جائیں گی اور ان کی زبان ان کے منہ میں سڑ جائے گی" اس کے بعد آیات 13 اور 14 اور 15 بھی پڑھ لیں تاکہ بات واضح ہوجائے

"13: اس دن خدا لوگوں کو بڑے عذاب سے مارے گا وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں گے اور

ایک دوسرے پر حملے کریں گے۔14: یہودا بھی یروشلم میں لڑے گا اورگرد کی سب قوموں کا مال اکٹھا کیا جائے گا کثرت سے سونا چاندی اور لباس جمع ہوگا۔15: اور گھوڑوں، خچروں، اونٹوں، گدھوں اور سب حیوانوں پر جو ان لشکر گاہوں میں ہوں گے وہی عذاب نازل ہوگا۔“

قارئین محترم! کیاان آیات میں کہیں بھی ایسی کوئی بات ہے کہ ”مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گی“؟ پھر یہاں تو یروشلم یعنی بیت المقدس کا ذکر ہے اور مرزا قادیانی تو موت کے ڈر سے انگریزی حکومت کے صوبہ پنجاب سے باہر بھی شاید کبھی نہ نکلا بلکہ اسے لاہور آتے ہوئے بھی قتل ہوجانے کا خوف رہتا تھا اس نے تو یروشلم کا منہ تک نہیں دیکھا۔

عہدنامہ جدید کی کتاب
(انجیل متی، باب 24) کا حوالہ

مرزانے دوسرا حوالہ دیا انجیل متی کا، یہ حوالہ ایسا ہے کہ خود صیاد اپنے دام میں آ گیا، مرزا نے انجیل متی کے باب 24 کی آیت 8 کا حوالہ دیا جس کے اندر دور دور تک نہ کسی مسیح موعود کا ذکر اور نہ ہی طاعون کا کوئی نام ونشان، لیکن بائبل کے اس مقام کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک بڑی دلچسپ بات ہماری نظر سے گذری جس سے مرزا غلام قادیانی خود نقلی اور جعلی مسیح ثابت ہوگیا، آیئے آپ بھی پڑھیں انجیل متی کے اس باب کی آیات 4تا11 یہ ہیں:

”4: یسوع نے جواب میں ان سے کہا: خبردار! کوئی تمہیں گمراہ نہ کردے۔ 5: کیونکہ بہت سے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیں گے۔6: لڑائیاں ہوں گی اور تم لڑائیوں کی خبریں اور افواہیں سنو گے خبردار! گھبرانا مت کیونکہ ان باتوں کا ہونا ضروری ہے لیکن ابھی خاتمہ نہ ہوگا۔ 7: کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی، جگہ جگہ قحط پڑیں گے اور زلزلے آئیں گے۔8: مصیبتوں کا آغاز انہی باتوں سے ہوگا۔ 9: اس وقت لوگ تمہیں پکڑ پکڑ کر سخت ایذا دیں گے اور قتل کریں گے اور ساری قومیں میرے نام کی وجہ سے تم سے دشمنی رکھیں گی۔10: اس وقت بہت سے لوگ ایمان سے برگشتہ ہوکر ایک دوسرے کو پکڑوائیں گے اور آپس میں عداوت رکھیں گے۔11: بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیں گے۔“

دوستو! آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں مسیح موعود کا ذکر نہیں بلکہ نقلی اور جعلی جھوٹے مسیحوں اور جھوٹے مدعیان نبوت کا ذکر ہے، نیز آیت نمبر 8 میں جس کا مرزا قادیانی نے حوالہ دیا ہے دور دور تک نہ طاعون کا ذکر اور نہ مسیح موعود کا کوئی حوالہ، لیکن مرزا نے اپنا جھوٹ ثابت کرنے کے لئے انتہائی فریب اور کذب بیانی سے کام لیا۔

(جاری ہے)

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا!

قانون تحفظِ ناموسِ رسالت میں ترمیم حضور خاتم النبیین کی شفاعت سے محرومی کا باعث ہے

قانون تحفظِ ناموسِ رسالت میں حکومت کوئی ترمیم نہ کرے

اہلِ ایمانِ پاکستان اس کو کبھی برداشت نہیں کریں گے

حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل

سرکاری حکام اور اربابِ حل وعقد سے اپیل ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے وفادار بن کر رہیں اور کسی عہدہ کے لالچ یا دنیا کی عارضی عزت کے بدلے خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کرتے ہوئے منکرین ختم نبوت اور گستاخانِ رسول کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت ملتان پاکستان
061-4514122, 042-5862404

لاہور 042-37574180